ارے، نا۔ وقت تو یوں نکل جاتا ہے پتا ہی نہیں چلتا ! وہاں دیکھو بچوں کو، انھیں اسکول پہنچنے میں دیر ہوگئی ہے۔ اس لیے بھاگ رہے ہیں سب ! وہ استانی میڈم بھی آج دیر سے آئی ہیں۔ ارے ! لگتا ہے ان کی سینڈل ٹوٹ گئی ہے، اب جارہی ہیں، جگّو بھائی کے پاس، سینڈل ٹھیک کروانے۔ اچھا ہے جگّو بھائی کی صبح صبح کمائی ہوگئی۔

سبق پڑھنے سے پہلے اگر بچوں کو تصویر بغور دیکھنے اور سمجھنے کا موقعہ دیا جائے تو ان میں تصویریں پہچاننے اور نشان دہی کی مہارت کو فروغ ملے گا۔

وہاں چمپا بیٹھی ہے، اپنی پھولوں کی ٹوکری سجا کر۔ ڈاک خانہ میں کام کرنے والی میڈم روز صبح اُس سے پھول خریدتی ہے۔

ٹرک میں سامان آ رہا ہے۔ مکان کا کام پھر سے شروع ہو گیا ہے۔ مزدور پھر سے دن بھر کام میں لگے رہیں گے۔

اُدھر اسپتال کی طرف دیکھو، ڈاکٹر اور نرس ساتھ ساتھ آ رہے ہیں۔

اُس رائے جی کو دیکھو، پھل کے ٹھیلے کے ساتھ۔ آج کل وہ ممتا کو بھی اپنے ساتھ کام پر لاتا ہے۔ ممتا دوڑ کر پھل پہنچاتی ہے، پیسے اکٹھے کرتی ہے۔

وہاں نانو نائی اپنی دکان کھول کر حجامت کرنے کے لیے تیار بیٹھا ہے۔ مگر کس کی کرے ؟

چوراہے کے بیچ کھڑا ہے اقبال سنگھ، جو دن بھر سیٹی بجاتا ہے۔ پی...ای...ای... اے گاڑی اِدھر سے نکالو... سنا نہیں ؟ ٹھیلا اُدھر...۔

اتنا کہہ کر رمیش نے چائے کا خالی کپ رکھا اور چل دیا پاس کی دکان کی طرف۔

اداکاری کرکے دکھاؤ، کسی چوراہے پر، ہاٹ بازار پر لوگ کیا کیا کر رہے ہوتے ہیں ؟

سوچو اور لکھو :

* تم تصویر کو دھیان سے دیکھ کر لکھو۔ مختلف لوگ کیا کیا کام کر رہے ہیں۔

* تمہارے گھر کے آس پاس میں ہونے والے کوئی پانچ کام لکھو۔ ان کام کرنے والوں کو کیا کہتے ہیں ؟ ان کے کام کے سامنے لکھو۔

کام	کیا کہلاتے ہیں ؟
اسکوٹر، کار کی مرمت کرنے والا	میکینک

ذیل میں فہرست دی گئی ہے۔ آپ نے دیکھی ہوئی کئی منزلہ عمارتوں کے نام پر لال رنگ سے بناؤ۔ تمہارے اطراف جو کثیر منزلہ عمارتیں ہیں، ان پر ہرے رنگ سے بناؤ۔

○ ڈاک خانہ	○ اسپتال	○ مندر
○ ٹیلیفون بوتھ	○ اسکول	○ کالج
○ سرکاری دفتر	○ گرجا گھر	○ کئی منزلہ مکان
○ دھرم شالہ	○ ہوٹل	○ بس اڈّا
○ سنیما گھر	○ پولس تھانہ	○ بینک
○ پیٹرول پمپ	○ دکان	○ گُردوارہ
○ مسجد	○ ریلوے اسٹیشن	○ عدالت

سوچو اور کہو :

* کنہیں پانچ عمارتوں کے نام اور ان میں کیا کیا کام ہوتے ہیں؟ لکھو۔

عمارت کا نام	کیا کیا کام ہوتا ہے؟
اسپتال	بیماروں کا علاج، بچوں کا ٹیکہ
______________	______________
______________	______________
______________	______________
______________	______________
______________	______________

تم نے تصویر میں دیکھا کہ نئی عمارت بنانے کے لیے بہت سارے لوگ ایک ساتھ کام کرتے ہیں۔ اسکول بھی ایسی جگہ ہے جہاں کئی لوگ کام کرتے ہیں۔

* اسکول میں کیا کیا کام ہوتے ہیں، لکھو۔

* تصویر میں ایسے بچے بھی ہیں، جو اسکول نہیں جا رہے ہیں؟ وہ کیا کر رہے ہیں؟

____

____

گھر کا کام :

دیپالی بھی ایسی لڑکی ہے جو اسکول نہیں جاتی۔ آؤ، اُس کے بارے میں جانیں :

دیپالی اپنے بھائی بہنوں میں سب سے بڑی ہے۔ اُس کے والد سبزی کا ٹھیلا لگاتے ہیں۔ وہ صبح چار بجے ہی منڈی چلے جاتے ہیں۔ اُس کی ماں لوگوں کے گھر برتن صاف کرتی ہے۔ وہ بھی صبح جلدی گھر سے چلی جاتی ہے۔ دیپالی اپنے بھائی بہن کے لیے کھانا پکاتی ہے۔ گھر کی صفائی کے ساتھ ساتھ وہ برتن بھی مانجھتی ہے۔ اُسے ریڈیو سننے کا بہت شوق ہے۔ کام کرتے وقت وہ ساتھ ساتھ گانے بھی سنتی رہتی ہے۔ کام ختم کرکے وہ اپنے چھوٹے بھائی کو والد کے ٹھیلے پر چھوڑ آتی ہے۔ پھر اپنی چھوٹی بہنوں، سُمن اور شیلا کو اسکول لے جاتی ہے۔

اس کے بعد دیپالی اپنی ماں کے ساتھ کام میں ہاتھ بٹاتی ہے۔ دوپہر کو وہ اپنے بھائی بہنوں کو گھر لاتی ہے۔ شام کو وہ سبھی بچوں کے ساتھ گلی میں کھیلتی ہے۔ شام ڈھلنے پر اس کی ماں گھر آتی ہے۔ دیپالی شام کو کھانا پکانے میں ماں کی مدد کرتی ہے۔ اس کے والد کافی دیر سے رات کو گھر واپس آتے ہیں۔

دیپالی رات کو بستر پر لیٹ کر اپنی بہنوں کی اسکول کی کتابیں پڑھتی ہے۔ اس نے بھی تیسری کلاس تک پڑھا ہے۔ تین سال پہلے جب اس کا چھوٹا بھائی پیدا ہوا، تب سے دیپالی کو گھر پر رہنا پڑا، اُس کا خیال رکھنے کے لیے۔ وہ پھر

آگے پڑھائی جاری نہ رکھ سکی۔ دیپالی کو لگتا ہے کہ کتابیں پڑھنے سے اُس کی دن بھر کی تھکان دور ہوجاتی ہے۔ شاید آج بھی اُسے موقع ملے، تو وہ اسکول جانا چاہے گی۔ اب دیپالی نے اسکول میں داخلہ دوبارہ لے لیا ہے۔ اب وہ اسکول بھی روز جاتی ہے۔

یاد کرو اور لکھو :

* دیپالی اپنے گھر کے کیا کام کرتی ہے؟

______________ ______________ ______________

______________ ______________ ______________

* کیا تم بھی اپنے گھر کے کام کرتے ہو؟ اگر ہاں تو کون کون سے؟ لکھو۔

______________ ______________ ______________

______________ ______________ ______________

* کیا تم گھر کے کام کے علاوہ کوئی اور کام بھی کرتے ہو؟ اگر ہاں تو بتاؤ کون سے؟

______________ ______________ ______________

______________ ______________ ______________

نیچے کچھ کام لکھے ہیں۔ کام جس وقت کرتے ہو گھڑی میں دکھاؤ۔

صبح اُٹھتے ہو

اسکول جاتے ہو

اسکول سے آتے ہو

گھر میں پڑھائی کرنے بیٹھتے ہو

کھیلنے جاتے ہو

رات کو سوتے ہو

* تمہارے خاندان کے کون کون سے لوگ گھر کے کام کرتے ہیں ؟ وہ کیا کیا کام کرتے ہیں ؟

خاندان کے لوگ	کیا کیا کام کرتے ہیں
______	______
______	______
______	______
______	______
______	______

دورانِ گفتگو یہ پیغام ملنا بہت ضروری ہے کہ سبھی کام اہم ہیں۔ کوئی بھی کام بڑا یا چھوٹا نہیں ہوتا۔ اگر بچوں کے ذریعہ بتائے گئے کاموں میں صنف کی تفریق ظاہر ہو تو ان کی وجوہات پر گفتگو کرنا بہتر رہے گا۔

* تمہارے خاندان میں کون کون سے لوگ پیسے کمانے کا کام کرتے ہیں ؟

خاندان کے لوگ	ان کے کام

تمہارے خاندان میں کون کون سے لوگ ایسے ہیں جو کام کرتے ہیں، لیکن اُنہیں پیسہ نہیں ملتا ؟

معلوم کرو۔ تمہارے گھر کے بڑے لوگ (جیسے دادا دادی) جب بچّے تھے، تب وہ سب کیا کیا کام کرتے تھے ؟

سَرلا نے گھر جاکر اپنی ماں سے یہی سوال پوچھا۔ ماں نے کہا کہ وہ بچپن میں لکڑی جمع کرنا، گوبر اکٹھا کرنا، اُس کے اُپلے بنانا، کبھی گوبر سے گھر کی لپائی پتائی کرنا، ایسے کاموں میں بڑوں کی مدد کرتی تھیں۔ مگر اب تو گھر میں گوبر گیس کا چولہا ہے۔ سیمنٹ کی دیواریں اور چھت ہیں۔ سرلا کو اب اپنے گھر کے کئی وہ کام نہیں کرنے پڑتے جو اس کی ماں نے اپنے بچپن میں کیے تھے۔

* تم نے پہلے لکھا کہ تم کیا کام کرتے ہو اور تمہارے گھر کے بڑے لوگ اپنے بچپن میں کیا کام کرتے تھے۔ یہ کام ایک طرح کے ہیں یا الگ الگ ؟

* دیپالی کو گھر پر کام کرنے کے لیے اسکول چھوڑنا پڑا۔ تلاش کرو کیا تمہارے گھر کے آس پاس پانچ سال سے بڑی عمر کے ایسے بچے رہتے ہیں، جو اسکول نہیں جاتے۔

* کسی بھی دو بچّوں سے بات کرو، ان کے اسکول نہ جانے کی وجہ تلاش کرو۔

* ان بچّوں کو کیسی اسکول پسند ہوگی یہ لکھو۔

پہلے بچے کا نام ______

اسکول نہ جانے کی وجہ ______

اسکول میں کیا پسند ہوگا اس کی تفصیل ______

دوسرے بچے کا نام ______

اسکول نہ جانے کی وجہ ______

اسکول میں کیا پسند ہوگا اس کی تفصیل ______

لکھیے :

* اِن بچّوں کو اسکول میں لانے کے لیے آپ کیا کریں گے ؟

______

______

اسکول میں نہ جانے والے بچّے اگر نہ ہوں تو اسکول سے مسلسل غیر حاضر بچّے کی ملاقات لی جاسکتی ہے، ایسی ہدایت دی جائے۔

۱۳ ہمارے احساسات کی حصّہ داری

میں سیما۔ میں تیسرے درجے میں پڑھتی ہوں۔ اسکول سے لوٹ کر، گھر میں دو لوگوں سے بات کرنے میں مزہ آتا ہے۔ میری بات انہیں پسند آتی ہے۔

پہلی تو ہیں میری دادی ماں۔ وہ میری باتوں کو شوق سے سنتی ہیں۔ میرے اسکول سے واپسی کا انتظار کرتی ہیں۔ وہ ضعیف ہیں اور ان کی کمر میں درد رہتا ہے۔ دادی اونچا سنتی ہیں اور اُنہیں دکھائی بھی کم دیتا ہے۔ روز صبح پاپا اُن کو اخبار زور زور سے پڑھ کر سناتے ہیں۔ دادی اپنا باقی سارا کام خود کرتی ہیں۔ کوئی ان کی مدد کرے تو وہ ناراض ہوجاتی ہیں۔ دکھائی کم دیتا ہے لیکن سبزی کاٹنے کا بہت شوق ہے۔ کہتی ہیں آج کل کے بچوں کو سبزی بھی کاٹنی نہیں آتی، موٹا موٹا اور ٹیڑھا میڑھا کاٹ کر رکھ دیتے ہیں۔

دوسرے ہیں میرے رَوی بھائی، وہ ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔ میں اُنہیں روی بھیّا کہتی ہوں اور وہ میرے پاپا-می کو کہتے ہیں بھیّا-بھابھی۔ ہمارا کیا رشتہ ہے، میں نہیں جانتی، لیکن وہ ہیں میرے پیارے بھیّا۔ وہ میرے سوالوں کے جواب دینے کو ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ کبھی نہیں کہا۔ بعد میں بتاؤں گا۔

رَوی بھائی کالج میں پڑھاتے ہیں۔ کالج کے تمام طلبہ اُن کی بہت عزت کرتے ہیں۔ رَوی بھیّا کو گانا، بجانا، ڈرامہ کرنا، دوستوں کے ساتھ گھومنا اور باتیں کرنا بے حد پسند ہے۔ خوب ہنستے ہنساتے بھی ہیں۔

سوچو اور کہو :

* آپ کے گھر میں کون کون ہیں ؟
* گھر کے ہر فرد کے متعلق خاص بات لکھو۔

سیما کے بھائی کی بات :

بھیّا جب گھر کے باہر جاتے ہیں تب ایک سفید چھڑی لے جاتے ہیں۔ ان کو گھر کے اندر گھومتا دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ انہیں اپنے سارے کام بذات خود کرنا پسند ہے۔ ان کی مرضی کے خلاف کوئی اُنہیں سہارا دے تو وہ ناراض ہوجاتے ہیں۔ جب ان کو مدد کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ سامنے سے کہتے ہیں۔

بھائی کے کچھ طلبہ ان سے کتابیں لے جاتے ہیں۔ اِن کتابوں کو پڑھ کر اپنی آواز میں ریکارڈ کر کے بھیّا کو واپس دے جاتے ہیں۔ بھیّا کے پاس اور بھی بہت سی کتابیں ہیں، ان کتابوں کے کاغذ موٹے ہیں اور اُن پر اُبھرے ہوئے نقطوں کی قطاریں ہیں۔ وہ ابھرے ہوئے نقطوں پر انگلیاں پھیر کر اُسے پڑھتے ہیں۔

بھیّا کو چھیڑنے کے لیے میں کبھی کبھی اُن کی چھڑی کی جگہ بدل دیتی ہوں۔ وہ پریشان تو ہوتے ہیں، پر ناراض نہیں ہوتے کیوں کہ میں اُن کی پیاری بہن سیما جو ٹھہری۔

میں ابھی دروازے پر پہنچی ہی تھی کہ بھیّا بول اُٹھے۔ کیوں سیما بہن، آج بہت خوش ہو؟ بھیّا مجھے ہی نہیں گھر کے بھی لوگوں کو ان کی آہٹ سے پہچان لیتے ہیں۔ اکثر یہ بھی بھانپ لیتے ہیں کہ میں خوش ہوں یا اُداس۔

بھیّا، آخر میں فٹ بال ٹیم میں شامل ہو ہی گئی ہوں۔ میں نے بھیّا کو اپنی خبر سنائی۔ بھیّا میری پیٹھ تھپتھپا کر بولے، آج سے تم ہی میری فٹ بال کی استاد !

سوچو اور لکھو :

* سیما کے پاپا اُس کی دادی کو اخبار زور–زور سے پڑھ کر سناتے ہیں، تم بڑی عمر والے لوگوں کی کس طرح مدد کرتے ہو؟

____

* بوڑھے لوگوں کو کیا کیا تکلیفیں ہوسکتی ہیں ؟

____

کہانیوں میں بچّے دلچسپی لیتے ہیں، لہٰذا کہانی کے کرداروں کی مدد سے ہمدردی کے احساسات پیدا کیے جاسکتے ہیں۔

* رَوی بھیّا بغیر دیکھے بہت ساری باتیں کیسے جان لیتے ہیں ؟

---

* کیا تمھیں کبھی چھڑی کی ضرورت پڑی ہے ؟ کب ؟

---

* کیا تم سوچ سکتے ہو تمھیں چھڑی کی ضرورت کب پڑ سکتی ہے ؟

---

* ہم اُن لوگوں کی مدد کیسے کر سکتے ہیں، جنھیں نظر نہیں آتا ہے ؟

یاد کرو اور کہو :

کیا تمھارے خاندان میں کوئی ایسا فرد ہے جو دیکھ، سن یا بول نہیں سکتا ؟ کیا تم کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو؟ اُن کے کام میں لوگ کیسے مدد کرتے ہیں ؟

تم نے کہانی میں پڑھا کہ رَوی بھیّا دیکھ نہیں سکتے؛ لیکن وہ اپنے سارے کام خود ہی کرتے ہیں۔ وہ مختلف قسم کی کتابیں پڑھتے ہیں۔ کیسے پڑھتے ہوں گے وہ۔ یہ محسوس کرنے اور سمجھنے کے لیے پہلے آنکھ بند کرکے پہچاننے کا کھیل کھیلو۔

آنکھ پہ پٹّی

گروپ میں ایک بچہ اپنی آنکھوں پر پٹّی باندھے پھر باقی بچّے ایک ایک کرکے چپ چاپ اُس بچّے کے پاس آئیں۔ آنکھ بند بچہ دوسرے پر ہاتھ پھیر کر اُنھیں پہچاننے کی کوشش کرے۔ خیال رہے کوئی آواز نہ کرے۔ کیوں ؟

اس طرح باری باری سبھی بچّے آنکھوں پر پٹّی باندھیں اور وہ دوسرے بچّوں کو پہچاننے کی کوشش کریں۔

خود کو کسی اور کے حالات میں رکھ کر ہم اس کی مشکلات و مسائل کو بہتر سمجھ پاتے ہیں۔

گفتگو کرو اور لکھو :

- کتنے بچے چھو کر کسی کو پہچان پائے ؟
- کتنے بچے آواز سن کر بچوں کو پہچان پائے ؟
- سامنے کے شخص کو پہچاننے میں اِن دونوں میں سے کیا زیادہ آسان ہوگا ؟

سوچو اور کہو :

* تمہارے منہ میں کتنے دانت ہیں ؟
* کلاس میں کس بچّے کے سب سے زیادہ دانت ہیں ؟
* کیا کیا چیز تم صرف چھو کر جان سکتے ہو؟
* کن لوگوں کو تم آہٹ سے پہچان سکتے ہو؟
* صرف سونگھ کر کیا تم اپنے کسی کو، اپنے پاس ہیں یہ قیاس کر سکتے ہو؟
* تمہاری آنکھیں بند کرو اور سنو تمہیں کون سی آواز سنائی دیتی ہے ؟

جو لوگ دیکھ نہیں سکتے ان کے لکھنے، پڑھنے کا ایک خاص طریقہ ہے، جسے بریل خط کہتے ہیں۔ بریل ایک موٹے کاغذ پر ایک نوکیلے اوزار سے چھید بنا کر لکھا جاتا ہے۔ بریل کاغذ پر ہاتھ پھیر کر پڑھا جاتا ہے کہ اس پر کیا لکھا ہے ؟

اتنا کیجیے : بغیر دیکھے کسی شکل کو پہچاننا مشکل ہے یا آسان ؟

ایک کانچ پیپر کی شیٹ لو۔ اس پر موٹے اُون یا سُتلی کو دبا کر کسی چیز کی شکل بناؤ۔ اپنے دوست کو تاکید کرو کہ وہ آنکھ بند کر کے تمہارے کاغذ پر ہاتھ پھیرے اور بتائے کہ تم نے کیا بنایا ہے۔ اس طرح شکل کو پہچاننا آسان تھا یا مشکل۔ اپنے دوست کو پوچھو۔

آپ کے دوست سے کہو، اس طرح کاغذ پر شکل بنائیں۔ اب آپ اپنے ہاتھ پھیر کر بتاؤ۔

ایک موٹے کاغذ کا ٹکڑا لو، اُس پر ایک سوئی یا پنسل کی نوک سے کوئی خاص شکل بناتے ہوئے تھوڑی تھوڑی دوری پر چھید کر دو۔ تم دیکھو گے کہ کاغذ ایک طرف سے اُبھرا ہے، اب اپنے دوست سے کہو کہ وہ آنکھ بند کر کے تمہارے کاغذ پر

ہاتھ پھیرے اور بتائے کہ تم نے کیا بنایا ہے۔ ہے نہ مشکل یہ بتانا ؟

سوچو کہ جو لوگ دیکھ نہیں سکتے وہ بغیر دیکھے کیسے اتنا پڑھ سکتے ہیں ؟

آؤ بریل خط کے بارے میں جانیں :

تم نے دیکھا کہ روی بھیّا ایک خاص طرح کی کتابوں سے ہی پڑھ سکتے ہیں۔ یہ کتابیں کیسے بنیں ؟ اس کے بارے میں سب سے پہلے کس نے سوچا ہوگا ؟ آؤ اس کے بارے میں کچھ جانیں۔

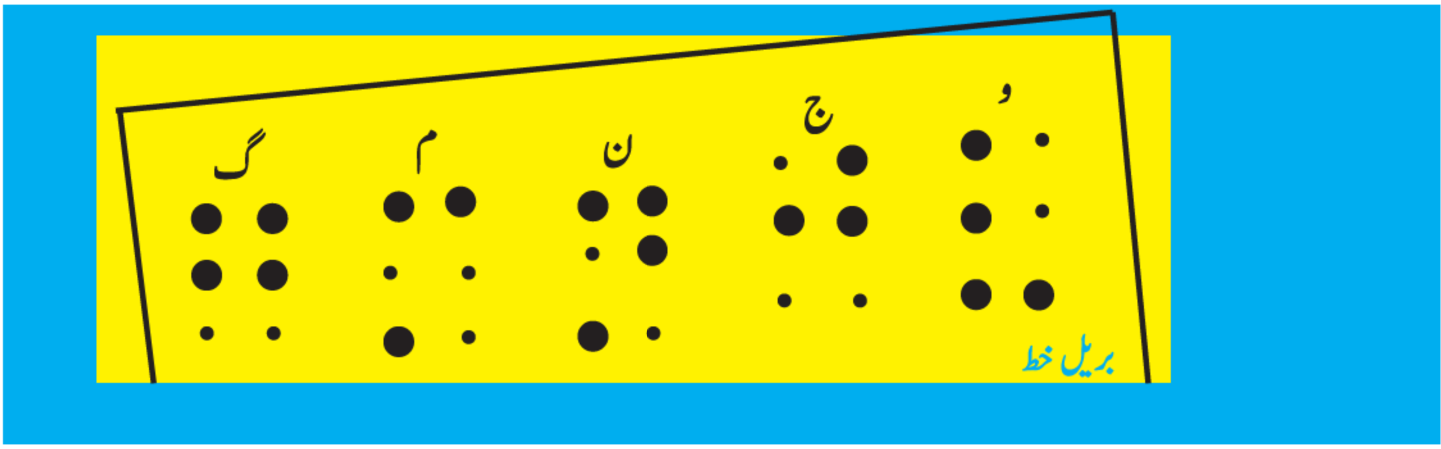

بولے بِنا بھی ہم حرکات وسکنات کے ذریعے بات چیت کر پاتے ہیں۔
درجے میں بولے بِنا بات کرنے کی سرگرمی کا اہتمام کیا جائے۔

لوئیس بریل فرانس ملک کا باشندہ تھا۔ وہ جب تین سال کا تھا، ایک دن اپنے والد کے اوزاروں سے کھیل رہا تھا۔ اچانک ایک نوکیلے اوزار سے اس کی آنکھ میں چوٹ لگ گئی اور آنکھ خراب ہوگئی۔ اُسے آنکھ سے دکھائی دینا بالکل بند ہوگیا۔ اس کو پڑھنے کا بہت شوق تھا، اس نے ہار نہیں مانی۔ وہ پڑھنے کے لیے طرح طرح کی ترکیبیں سوچتا رہتا تھا۔ آخرکار اُس نے ڈھونڈ لیا ایک طریقہ چھوکر پڑھنے کا۔ یہ بعد میں **بریل رسم الخط** کے نام سے جانا جانے لگا۔

اس طرح کے رسم الخط میں موٹے کاغذ پر اُبھرے ہوئے نقطے بنے ہوتے ہیں۔ اُبھرے ہونے کی وجہ سے اُنہیں چھوکر پڑھا جاسکتا ہے۔ یہ لکھاوٹ چھ نقطوں پر منحصر ہوتی ہے۔ آج کل بریل میں نئی نئی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ جن کی وجہ سے بریل کے ذریعے پڑھنا لکھنا اور بھی آسان ہوگیا ہے۔ بریل رسم الخط کمپیوٹر کے ذریعہ بھی لکھی جاسکتی ہے۔

بچّے بریل رسم الخط (یالکھاوٹ) کو دیکھیں گے تو بہتر طریقہ سے سمجھ سکیں گے۔ بریل رسم الخط کے بارے میں معلومات دیتے وقت بچوں کو اصلی بریل شیٹ دکھانا بہتر ہوگا۔

۱۴
ہماری غذا

رانی کا خاندان | وینو کا خاندان

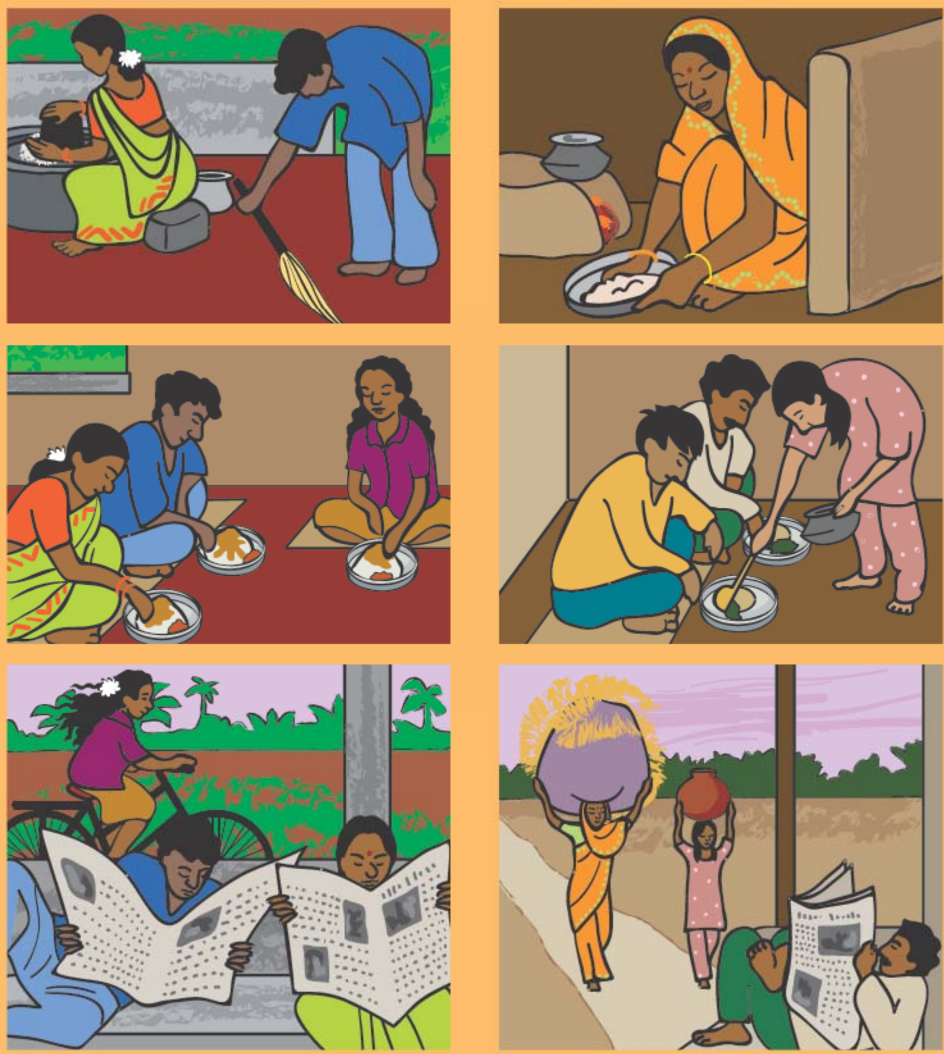

دیکھو اور کہو :

دیے گئے دو خاندان کی تصاویر دیکھو۔

* دونوں خاندانوں میں کون کس طرح کام کررہا ہے ؟
* کیا تمہارا خاندان ان دونوں میں سے کسی ایک خاندان کی طرح ہے ؟

اگر ہاں تو کس کے جیسا ؟ تمہارا خاندان اس خاندان سے کیسے ملتا ہے ؟

توہمات اور دقیانوسی خیالات جیسے لڑکا لڑکی میں تفریق (صنف کے الگ ہونے) پر تبادلۂ خیال جذباتی طریقے سے اور سمجھداری سے کرنا چاہئے تاکہ بچے اس موضوع پر سوال تو کرسکیں مگر کسی کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے۔ کام اور غذا جیسے نکات کے مدنظر گفتگو کرنی چاہیے۔

سوچو اور لکھو :

* کیا تمہارے گھر میں سب ایک ساتھ کھانا کھاتے ہیں ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟

____

____

* کھانا پکانے میں آپ کیا کیا مدد کر سکتے ہیں ؟

____

* خاندان میں کھانا پکانے میں کون مدد نہیں کرتا ہے اور کیوں ؟

____

____

پوچھو اور لکھو :

* اپنے گھر میں اور اپنے دوست کے گھر میں فہرست میں دیے گئے کام کون کرتا ہے۔ معلوم کرو اور لکھو کچھ اور کام فہرست میں جوڑ سکتے ہو۔

کام	کام کون کرتا ہے	
	تمہارے گھر میں	تمہارے دوست کے گھر میں
کھانا پکانا	____________	____________
بازار سے سامان خریدنا	____________	____________
جھاڑو لگانا	____________	____________
برتن صاف کرنا	____________	____________
پانی بھرنا	____________	____________
____________	____________	____________
____________	____________	____________
____________	____________	____________

ہم جو کھاتے ہیں وہ غذا کہاں سے آتی ہے؟

نیچے کچھ کھانے پینے کی چیزوں کے نام لکھے ہیں۔ جو چیزیں ہم نباتات سے حاصل کرتے ہیں ان پر ہرے رنگ سے چھوٹا 🟢 لگاؤ۔ جو چیزیں ہمیں جانوروں سے ملتی ہیں ان پر لال رنگ سے 🔴 بناؤ۔ خالی جگہ میں کچھ نام تم بھی جوڑو۔

شہد ○	ہلدی ○	مچھلی ○	________ ○
مکّا ○	دودھ ○	لیموں ○	________ ○
پالک ○	آلو ○	اجوائن ○	________ ○
انڈا ○	گوشت ○	کیلا ○	________ ○
ٹماٹر ○	پیاز ○	________ ○	________ ○

سوچو اور لکھو:

جب تم بیمار ہوتے ہو تو کیا نباتات سے ملنے والی کوئی دَوا لیتے ہو؟ کب کون سی چیز لیتے ہو؟

- چوٹ لگنے پر ________
- پیٹ درد ہونے پر ________
- زکام-کھانسی کے لیے ________
- دانت میں درد ہو تو ________

بچّوں کو اپنے آس پاس سے دواؤں کے طور پر استعمال میں لیے جانے والی نباتات، پیڑ پودوں کی شناخت اور ان کا استعمال روایتی علم کی پرکھ اور سمجھ کا موقع دے گا۔

ہر چیز کے لیے صحیح ٹوکری چنو اور لائن بنا کر ملاؤ۔

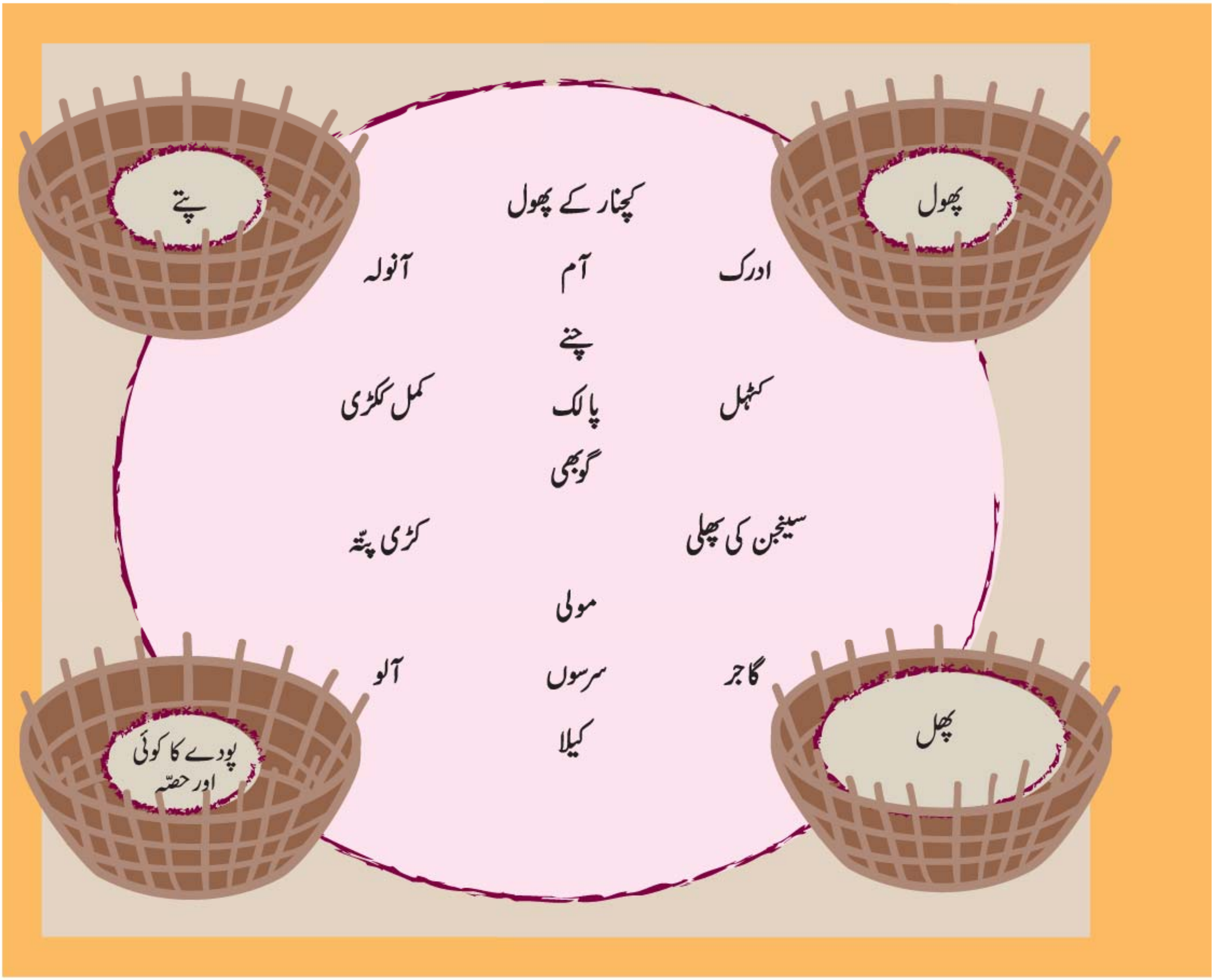

اس سبق میں کچھ نباتات کے ایسے حصّوں کو دیا گیا ہے جو ہمارے کھانے کا حصہ ہیں۔ گفتگو کے ذریعہ اس فہرست میں مزید اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

۱۵ مزہ مِٹّی کا

ایک تھا کوٹھمبو

وہ ایک باڑ سے دوسری باڑ پر پھیلتا جاتا تھا۔

ایسے میں ایک کوّا اڑتا اڑتا آپہنچا۔

کوٹھمبو کو دیکھ کر کوّے کو اُسے کھانے کا جی چاہا۔

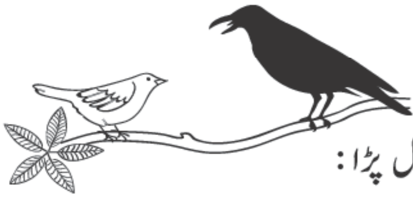

جیسے ہی کوّے نے اپنی چونچ بڑھائی کوٹھمبو کو کھانے کے لیے، کوٹھمبو فوراً بول پڑا :

''جناب! ایسی گندی چونچ لیکر مجھے کھا نہیں سکتے، کہیں سے تھوڑا پانی لاؤ، چونچ کو دھولو۔''

کوّا تو چونچ دھونے کے لیے کنویں کے پاس گیا۔ کنویں کو کہا :

''کنواں، کنواں، کنواں دیوا
آئے آنگن کوّا دیوا
پانی دو بھئی پانی
پہلے چونچ کو دھولوں
پھر کوٹھمبو کھالوں
کُرم کُرم لاگے۔''

کنویں نے کہا : ''پانی اگر چاہیے تو کمہار کے پاس جاؤ اور گھڑا لے آؤ اور پانی بھر کے جاؤ۔''

کوّا اُڑتا اُڑتا کمہارے کے پاس پہنچا، جاکر اُس نے کہا :

نوٹ : کوٹھمبو ایک پھل کا نام ہے، جس کی بیلیں ہوتی ہیں۔

''کمہار، کمہار، کمہار دیوا
آئے آنگن کوّا دیوا
گھڑا دو بھئی گھڑا
جس میں پانی بھرلوں
اپنی چونچ میں دھولوں
پھر کو ٹھمبو کھالوں
کُرم کُرم لاگے۔''

کمہار نے کہا: ''مٹّی لے آؤ تو ایک اچھا سا گھڑا بنادوں۔''

اس لیے کوّا گیا ایک ٹیلے کے پاس۔ جا کر ٹیلے کو کہا :

''ٹیلا ٹیلا، ٹیلا دیوا
آئے آنگن کوّا دیوا
مٹّی دے دو
کمہار کو دوں تو
بنائے جس سے گھڑا
گھڑے میں پانی بھرلوں
اپنی چونچ کو دھولوں
پھر کو ٹھمبو کھالوں
کُرم کُرم لاگے۔''

ٹیلے نے کہا : ''ہرن کے سینگ سے کھود لے مٹّی، منع کون کر رہا ہے۔

کوّا اُڑتا اُڑتا ہرن کے پاس پہنچا۔

ہرن سے کہا :

''ہرن، ہرن، ہرن دیوا
آئے آنگن کوّا دیوا
دے دو سینگ
کھودوں مٹّی
مٹّی کمہار کو دوں
کمہار بنائے گھڑا
گھڑے میں پانی بھرلوں
اپنی چونچ دھولوں
پھر کو ٹھمبو کھالوں
کُرم کُرم لاگے۔''

ہرن نے کہا : ''مجھے ڈرا کر کر میرے سینگ لے جا، بُلا کتّے کو جو ڈرائے گا''۔ کوّا تو کتّے کے پاس پہنچا اور کہا :

''کتّا، کتّا، کتّا دیوا
آئے آنگن کوّا دیوا
ہرن کو ڈرا کے
لاؤ سینگ
کھودوں مٹّی
مٹّی کمہار کو دوں
کمہار بنائے گھڑا
گھڑے میں پانی بھرلوں
اپنی چونچ دھولوں
پھر کو ٹھمبو کھالوں
کُرم کُرم لاگے۔''

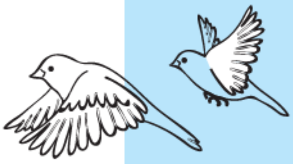

کتّے نے کہا : ''بھائی میں بہت بھوکا ہوں، میرے لیے گائے کا دودھ لے آؤ، دودھ پی کر ہرن کو ڈرانے جاؤں۔''

کوّا گائے کے پاس گیا، جا کر کہنے لگا :

اس کہانی پر ڈرامہ کرنے سے بچوں کو بہت لطف آئے گا اور کاموں کی ترتیب سمجھنے میں بھی مدد ملے گی۔ بچوں کو اپنے تخلیقی خیالوں کو بیان کرنے کے پورے مواقع فراہم کریں۔ ایسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ترغیب دیں۔

"گوری، گوری، گوری دیوا
آئے آنگن کوّا دیوا
دودھ دے دو
کتّے کو دوں، جو ہرن کو ڈرائے
لے لوں اُس کے سینگ
کھودوں مٹّی،
مٹّی کمہار کو دوں
کمہار بنائے گھڑا
گھڑے میں پانی بھرلوں
اپنی چونچ دھولوں
پھر کو ٹھمبو کھالوں
کڑم کڑم لاگے۔"

گائے نے کہا: "میں بہت بھوکی ہوں، مجھے اچھی طرح کھانا کھلاؤ پھر دودھ دوہلو۔" اس کے بعد کوّا کھیت کے پاس گھاس لینے گیا۔ جا کر کہنے لگا:

"کھیت، کھیت، کھیت دیوا
آئے آنگن کوّا دیوا
دے دو تھوڑی گھاس
گوری کو دوں،
دوہلوں تھوڑا دودھ
کتّے کو دوں، جو ہرن کو ڈرائے
لے لوں اُس کے سینگ
کھودوں مٹّی،
مٹّی کمہار کو دوں
کمہار بنائے گھڑا
گھڑے میں پانی بھرلوں
اپنی چونچ دھولوں
پھر کو ٹھمبو کھالوں
کڑم کڑم لاگے۔"

کھیت نے کہا: "بھائی لوہار کے پاس جاؤ اور وہاں سے درانتی لے آؤ اور گھاس کاٹ لو۔"

کوّا تو لوہار کے پاس گیا اور لوہار سے کہنے لگا:

"لوہار، لوہار، لوہار دیوا
آئے آنگن کوّا دیوا
دے دو درانتی،
کاٹوں گھاس
گائے کو دوں گھاس،
دوہلوں دودھ
کتّے کو دوں،
جو ہرن کو ڈرائے
لے لوں اُس کے سینگ
کھودوں مٹّی،
مٹّی کمہار کو دوں
کمہار بنائے گھڑا
گھڑے میں پانی بھرلوں
اپنی چونچ دھولوں
پھر کو ٹھمبو کھالوں
کڑم کڑم لاگے۔"

لُہار نے کہا: "لو یہ درانتی"۔

کوّا درانتی لیکر کھیت میں گیا، وہاں سے گھاس کاٹ کر گائے کو کھلائی، گائے نے دودھ دیا دودھ کتّے نے پی کر ہرن کو ڈرایا، ہرن کے سینگ سے مٹّی کھودی، مٹّی دی کمہار کو، کمہار نے مٹّی سے گھڑا بنایا، گھڑے میں پانی بھرا، پانی سے کوّے نے چونچ دھوئی، چونچ دھوکر کوّے نے کھایا کو ٹھمبو کو۔

سوچو اور لکھو :

* کوّے کو گھڑے کی ضرورت کیوں پڑی ؟

* ایک گھڑا بنانے میں کن کن لوگوں نے کوّے کی مدد کی ؟

* گھڑا بنانے کے لیے کمہار کو کس کس سامان کی ضرورت پڑی ؟

* کیا تمھارے گھر میں مٹّی کے برتن ہیں ؟ کون کون سے ؟

اگر تمھیں کوئی چکنی مٹّی دے تو کیا تم کوئی برتن بنا پاؤ گے ؟

مٹّی کی کٹوری

چکنی مٹّی کو گوند کر ایک بڑا سا لڈّو بناؤ، اس لڈّو میں گڈھا بنا کر اسے کٹوری جیسا بناؤ۔ اپنی کٹوری کو سکھاؤ اور سجاؤ۔ اپنے شوق کی چیزیں رکھو۔

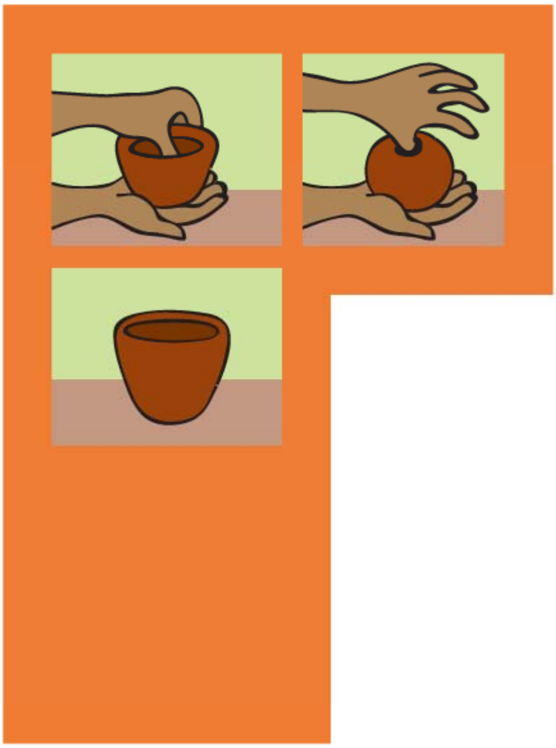

* مٹّی کا کٹورا

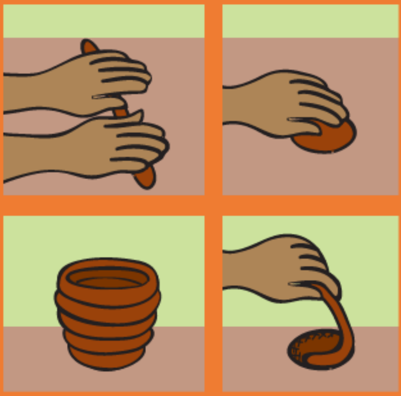

چکنی مٹّی کو پانی سے گوندھ لو۔ تھوڑی مٹّی کو پانی میں گھول کر الگ رکھ لو۔ یہ گھول مٹّی کے دوٹکڑوں کو آپس میں جوڑنے کے کام آئے گی۔

گُندھی ہوئی مٹّی کا کچھ حصّہ لے کر اسے موٹی روٹی کی طرح چپٹا کر لو۔ یہ برتن کا تلا بن گیا، باقی گندھی ہوئی مٹّی کو سانپ جیسا لمبا بنالو۔

تصویر میں دیکھو اور اسی طرح سانپ کو تلے پر چپکا کر برتن بناؤ۔

سوچو اور کہو :

* مٹّی کا گھڑا

* اگر ان برتنوں میں پانی ڈال کر رات بھر رکھو تو کیا ہوگا ؟
* ہم اپنے گھر یا اسکول میں مٹکے میں پانی رکھتے ہیں، وہ مٹکا پانی سے گل کیوں نہیں جاتا ؟
* کیا تم نے کبھی اینٹ یا گھڑے کو بھٹی میں پکاتے دیکھا ہے ؟

مٹّی سے برتن بناتے ہوئے کپڑے تو ضرور گندے ہوں گے مگر بچوں کو خود کر کے سیکھنے میں لطف آئے گا، خوشی ہوگی۔

* بہت سال پہلے جب مٹکے نہیں تھے، تب لوگ پانی بھرنے کے لیے کیا کرتے تھے ؟

سوچو اور لکھو :

* ایک دن دنیا سے سارے گھڑے (مٹکے) غائب ہو جائیں، تو...

کیا تم جانتے ہو؟

بہت بہت، بہت سال پہلے ایک وقت ایسا تھا جب لوگوں کے پاس گھڑے ہی نہیں تھے؛ لیکن لوگوں کو کھانے پینے کی چیزوں کو پکانے کی اور رکھنے کے لیے گھڑے کی ضرورت پڑنے لگی۔ کافی کوشش کرنے کے بعد دماغ پر زور دینے کے بعد لوگ گھڑے بنانا سیکھ گئے۔ شروع میں بنائے گئے گھڑے پتھر اور مٹّی کے تھے۔ ہاتھوں سے پتھروں کو کھود کر یا کرید کر اور مٹّی کو گوندھ کر، ہاتھوں سے یہ گھڑے بنائے گئے تھے۔ لوگوں نے یہ بھی دریافت کرلیا کہ مٹّی کے گھڑوں کو مضبوط بنانے کے لیے اُنہیں آگ میں پکانا چاہیے۔

۱۶

میرا گھر

میرا نام نسیم ہے۔ میں سری نگر میں رہتا ہوں۔ کل سے ہمارے اسکول میں خوب چہل پہل ہے۔ یہ پورے سات دنوں تک رہے گی۔ جانتے ہو کیوں ؟ ہمارے اسکول میں کیمپ جو لگا ہے۔ کیمپ میں کئی جگہوں سے بچّے آئے ہیں۔ میدان میں خیمے لگا کر سب کے رہنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

ہم نے اسکول کو خوب سجایا ہے۔ کچھ بچّوں نے کپڑوں کی کترنوں سے جھالر بنا کر، انھیں دروازے پر لگایا ہے۔ کچھ نے بادام کے چھلکوں سے پوسٹر بنائے ہیں۔ کہیں تو سوکھے پتّوں سے اور لکڑی کے برادے سے رنگولی بنائی گئی ہے۔

مکانوں کی مختلف اقسام دکھانے کے لیے کچھ جگہیں جیسے سری نگر، آسام، راجستھان، دہلی اور منالی کے پہاڑی علاقوں کا استعمال ہوا ہے۔ ان جگہوں کا رہن سہن سمجھنے سے بچّے ان مکانوں کو سمجھ پائیں گے۔

آج کیمپ کا پہلا دن ہے۔ ہم سب بہت خوش ہیں۔ صبح سب بچّے جمع ہوئے۔ سب بچّے زمین پر ایک دائرہ بنا کر بیٹھ گئے۔ ہر ایک نے اپنا اپنا تعارف کروایا۔ سب نے اپنے بارے میں بتایا کہ وہ کہاں رہتے ہیں، کیا کھانا پسند کرتے ہیں۔ بچّے اپنے ساتھ اپنے گھر اور خاندان کے افراد کی تصویریں بھی لائے ہیں۔ باری باری سے سب بچّوں نے اپنے گھروں کے بارے میں بھی بتایا۔ سب سے پہلے بھوپین کے گروہ کی باری آئی۔

گفتگو :

بھوپین نے اپنا نام بتایا اور کہا :

بانس یا لکڑی کے گھر میں رہنے والوں کو کیا دھیان رکھنا چاہیے ؟

* بھوپین کے یہاں گھر بانس کے ستونوں پر کیوں بناتے ہیں ؟

___

___

* بھوپین کے گاؤں کے مکانوں کی چھتیں کیسی ہیں ؟ انہیں ایسا کیوں بنایا جاتا ہے ؟

---

* ان مکانوں میں اندر جانے کا کیا طریقہ ہے ؟

گفتگو :

* بھوپین کے گھر میں رات کے وقت سیڑھی ہٹا دیتے ہیں۔ کیوں ؟

---

* پتھروں سے گھر بنانے میں کیا مشکل پیش آتی ہے ؟

اب آئی چمیلی کی باری۔ اس نے کہا :

* چمیلی کا گھر کس علاقے میں ہے؟

* چمیلی اور بھوپین کے مکانوں کی چھت میں کیا یکسانیت ہے؟

* ایسی چھتیں ان علاقوں میں کیسے مدد کرتی ہیں؟

گفتگو :

* پکّے مکانوں میں رہنے کے فائدے کیا کیا ہیں؟

متالی اور اَنُج نے بتایا :

متالی اور اَنُج راجکوٹ سے آئے ہیں۔ اُنہوں نے سب کو راجکوٹ کی تصویریں دکھائیں۔ ایک تصویر میں اونچی اونچی عمارتیں دیکھ کر بھوپین بولا۔ ارے ! اتنے اونچے مکان۔ ان میں آپ اوپر تک کیسے چڑھتے ہیں؟

ان مکانوں کو دیکھو اور معلوم کرو کیا تمہارے یہاں بھی ایسے مکان ہیں؟

کئی منزلہ مکانوں میں اوپر کیسے چڑھتے ہوں گے؟

دہلی ہندوستان کی راجدھانی ہے۔ دہلی اور اس کے جیسے بڑے شہروں میں گاؤں اور قصبوں سے لوگوں کو کام کی تلاش میں آنا پڑتا ہے۔ یہ لوگ اکثر شہر میں ہی مقیم ہوجاتے ہیں۔ یہاں رہنے والے لوگ زیادہ ہیں اور جگہ کم ہے۔ بہت لوگوں کے پاس مکان ہوتے ہی نہیں۔ انہیں جھگی جھونپڑوں میں رہنا پڑتا ہے اور کئی لوگوں کے پاس وہ بھی نہیں۔ لوگ جہاں جگہ ملے وہیں سو جاتے ہیں۔ سڑک پر، فٹ پاتھ پر، اسٹیشن پر...

گفتگو :

* مٹّی کے مکان میں رہنے والوں کو کن باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے ؟

کاشی رام نے بتایا :

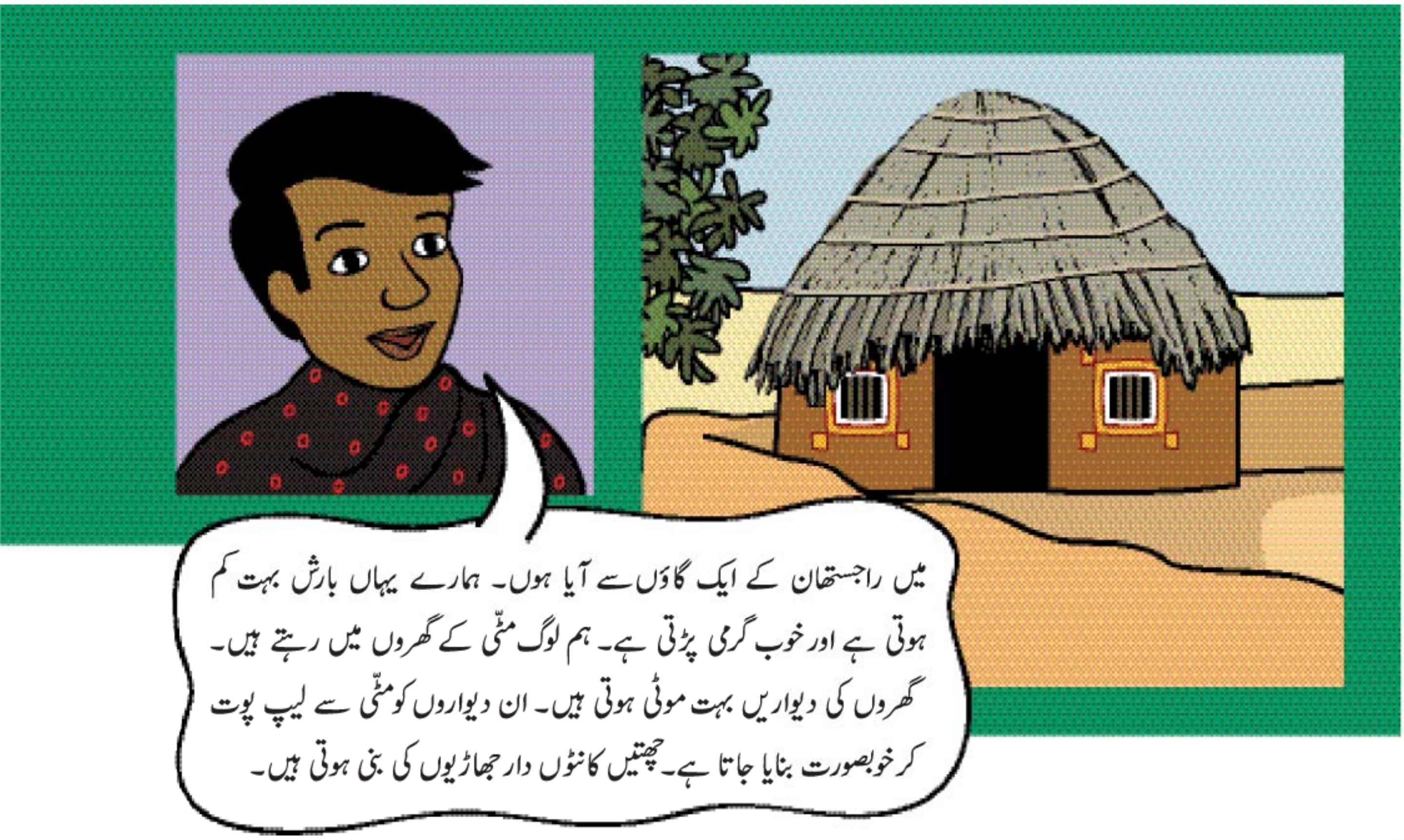

بچّوں سے بے گھر لوگوں کی مصیبتوں کے بارے میں ہمدردی سے بات چیت کرنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح سبھی ٹولیوں (گروہوں) نے اپنے اپنے گھروں کے بارے میں بتایا۔ تعارف کے بعد رنگا رنگ پروگرام ہوا۔ بچّوں نے طرح طرح کے رقص کیے۔ اپنی اپنی زبان میں لوک گیت سنائے۔ سب نے الائچی اور بادام ڈال کر قہوہ (چائے) پیا۔ بہت لطف آیا۔

شام کو ہم سب ڈل جھیل کی سیر کرنے گئے۔ وہاں ہم نے "ہاؤس بوٹ" دیکھی۔ شکارے میں بیٹھے۔ کچھ بچّوں نے چپّو بھی چلایا۔ ہم نے بادل، پہاڑ اور چار چِنار دیکھے۔

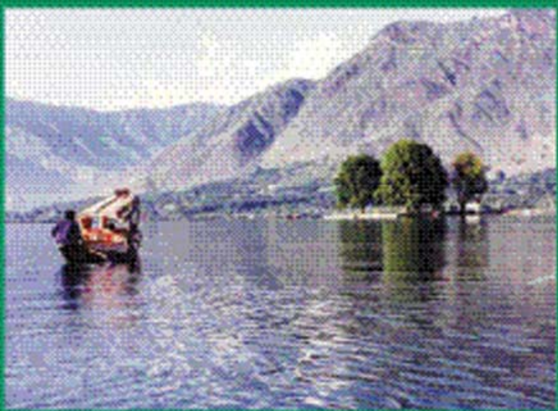

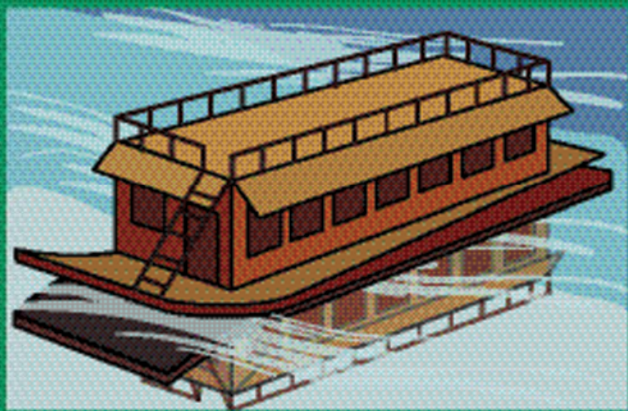

* ہاؤس بوٹ دوسرے گھروں سے مختلف ہوتی ہیں۔ کیسے ؟

___

___

___

* کیا تم ایسے گھر میں رہنا پسند کروگے ؟ کیوں ؟

___

___

___

تصویر دیکھ کر ملاؤ :

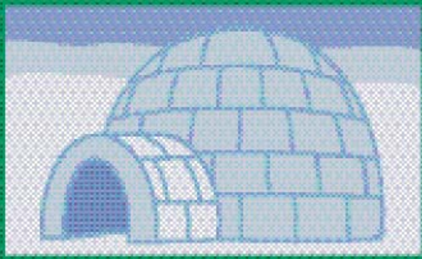

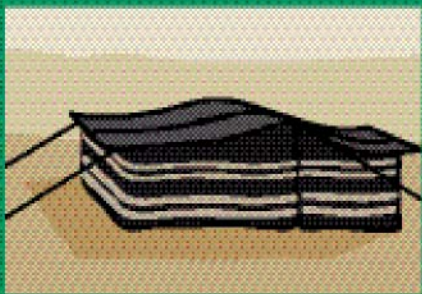

جھونپڑی

برف کا گھر (اِگلو)

خیمہ

بھنگو

ہاؤس بوٹ

کئی منزلہ گھر

دیکھا ہوا گھر یہاں بناؤ۔

* تمہارا گھر کن چیزوں سے بنا ہے۔ ان کے نام پر '✓' کا نشان لگاؤ۔

گھاس	گوبر	لکڑی	سیمنٹ	کینواس	لوہا
پلاسٹک	چونا	بانس	اینٹ	کانچ	پتھر

اپنے گھر کے اطراف کے مکانوں کو دیکھو۔ وہ کن کن چیزوں سے بنے ہیں ؟ ان چیزوں کی فہرست بناؤ۔

______ ______ ______ ______

______ ______ ______ ______

* مکان جن چیزوں سے بنے ہیں۔ ان چیزوں کے نمونوں کو جمع کرو۔

* آؤ اینٹ بنائیں :

چکنی مٹّی کو گوندھ لو۔ خالی ماچس میں دبا کر بھرو۔ سکھا کر نکالو۔ تمہاری چھوٹی سی اینٹ تیار ہوگئی۔

اپنی اینٹوں پر قسم قسم کے رنگ بھرو۔ اس پر اپنا نام بھی لکھو۔ ان سبھی اینٹوں کو ملا کر ایک رنگ برنگا گھر بناؤ۔ گھر کی چھت کو بھی سجاؤ۔

- کئی طرح کے گھروں کی تصویریں جمع کرو یا ان کی تصویریں بناؤ۔ تصویروں سے ایک خوبصورت چارٹ بناؤ۔ کلاس میں اُسے سجاؤ۔

مکان کن چیزوں سے بنائے جاتے ہیں۔ بچّے اپنے آس پاس موجود ان چیزوں کو جمع کر کے بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔

۱۷ خط کا سفر

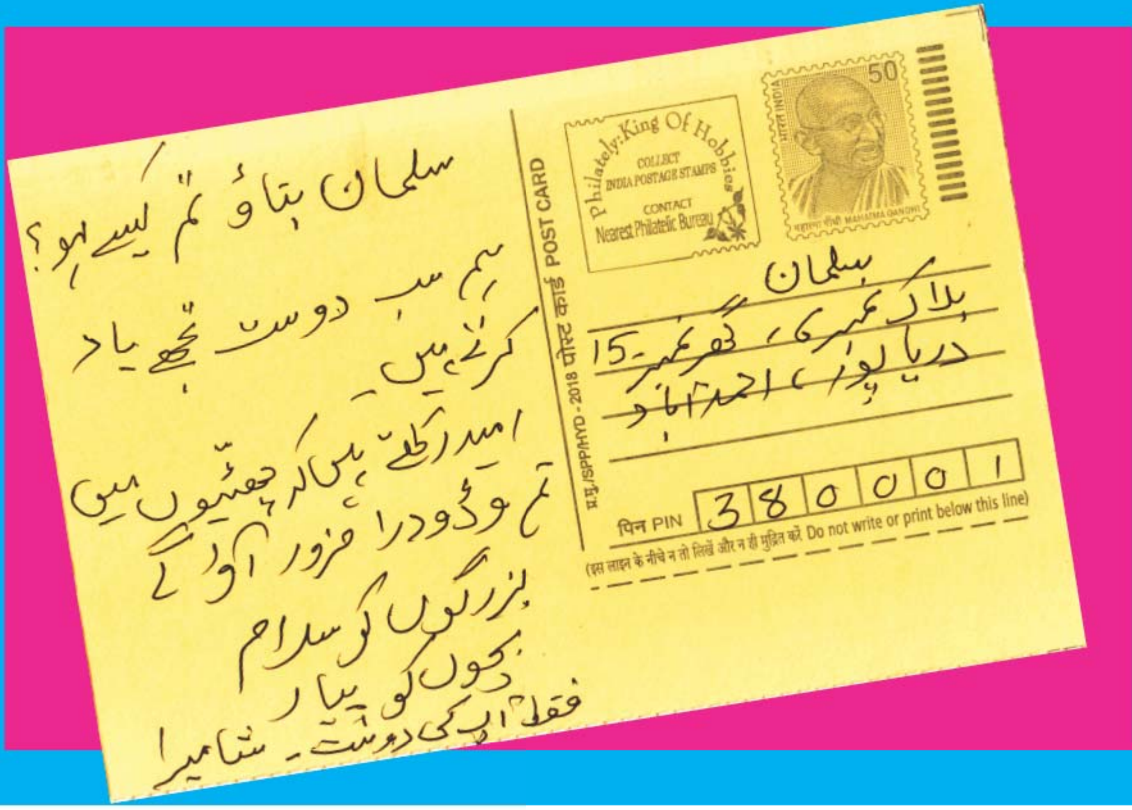

میں ہوں ایک خط۔ کاغذ، قلم سے لکھا ہوا خط، جسے شامیرا نے اپنے دوست سلمان کو لکھا۔ لیٹر باکس میں ڈالا۔ ڈاکیے نے مجھے نکالا اور نکال کر ایک بڑے تھیلے میں ڈالا۔ میں ہوگیا ڈاکیے کی سائیکل پر سوار اور پہنچا ڈاک خانے۔ وہاں مجھے تھیلے سے نکالا۔ نکال کر ایک زور کا ٹھپّا لگایا۔ ٹھپّا تھا وڈودرا کا، جہاں سے میرا سفر شروع ہوا۔

ٹھپّے کے بعد پہنچا میں دوسرے بڑے تھیلے میں۔ اس میں تھے بہت سارے خط جو جارہے تھے احمد آباد۔ ڈاک خانے کی لال گاڑی سے، پہنچا میں ریلوے اسٹیشن۔ وہاں سے چڑھا احمد آباد جانے والی ریل گاڑی میں۔

ایک دن کے سفر کے بعد میں احمد آباد پہنچا۔ وہاں کے ڈاک خانے کے پتے کے مطابق پھر سے ہوئی میری چھٹائی اور پھر لگا ٹھپّا۔ اس کے بعد ڈاکیے نے مجھے پہنچا دیا سلمان کے گھر۔

نیچے خط کا سفر تصویروں میں دیا گیا ہے۔ مگر کیا! سارے آگے پیچھے ہو گئے ہیں۔ (ترتیب کے مطابق تصویروں کے نیچے دائروں میں نمبر ڈالو۔)

ایک خط شامیرا نے سلمان کو لکھا۔ اب ایک خط تم اپنی کلاس میں کسی دوست کو لکھو۔ خط کے اوپر دوست کا نام ضرور لکھنا۔

سب نے خط لکھ دیئے لیکن ڈالیں گے کس میں ؟

چلو کلاس کے لیے ایک لیٹر باکس بنائیں۔

- ایک جوتے کا خالی ڈبہ لو۔
- ڈبّے پر لال رنگ لگاؤ یا لال کاغذ چپکاؤ۔
- اب ڈبّے کے ڈھکن کو قینچی سے اتنا کاٹو کہ خط اندر داخل ہو سکے۔

لو ہو گیا تیار لیٹر باکس !

تم سب اپنے اپنے خط اس کے اندر ڈال دو اور اب انتظار کرو اپنے اپنے خطوں کا۔

اب ایک بچہ ڈاکیہ بنے۔ وہ لیٹر باکس سے خطوط نکالے اور سب بچوں میں تقسیم کرے۔

اچھا لگا دوست کا خط پڑھ کر ؟

جیسے تم نے اپنے دوست کو خط لکھا ویسے ہی تمہارے گھر بھی رشتہ دار اور دوست خط بھیجتے ہوں گے۔ تم گھر سے کچھ خط لاؤ اور دیکھو۔ دیکھا کتنے مختلف طرح کے خطوط ہوتے ہیں۔

* تمہیں ان خطوط میں کیا فرق محسوس ہوتا ہے ؟
* کن کن خطوط پر ٹکٹ لگے ہیں ؟
* کیا سبھی ٹکٹ ایک جیسے ہیں ؟ ان میں کیا فرق ہے ؟
* کیا تم نے خطوط پر ڈاک گھر کا ٹھپّا لگا دیکھا ہے ؟

کلاس میں ہی اپنے دوست کو خط لکھ کر کچھ بتانے میں بچّوں کو لطف آئے گا اور یہ ان کو خط نویسی کے لیے بھی حوصلہ افزائی کرے گا۔ مختلف قسم کے خطوط کی ٹکٹوں کو جمع کرو۔ پچھلے صفحہ میں دی گئی تصویر میں عورت کو ڈاک خانے میں کام کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ صنفی تعصب پر کھل کر بات چیت کرائیں۔

کچھ مختلف طرح کے ٹکٹ جمع کر کے نیچے چپکاؤ۔

ڈاک گھر میں ملتی ہوں ایسی چیزوں کو پہچانو اور ان کا نام لکھو۔

دیئے گئے پوسٹ کارڈ پر تم اپنا مکمل پتا لکھو :

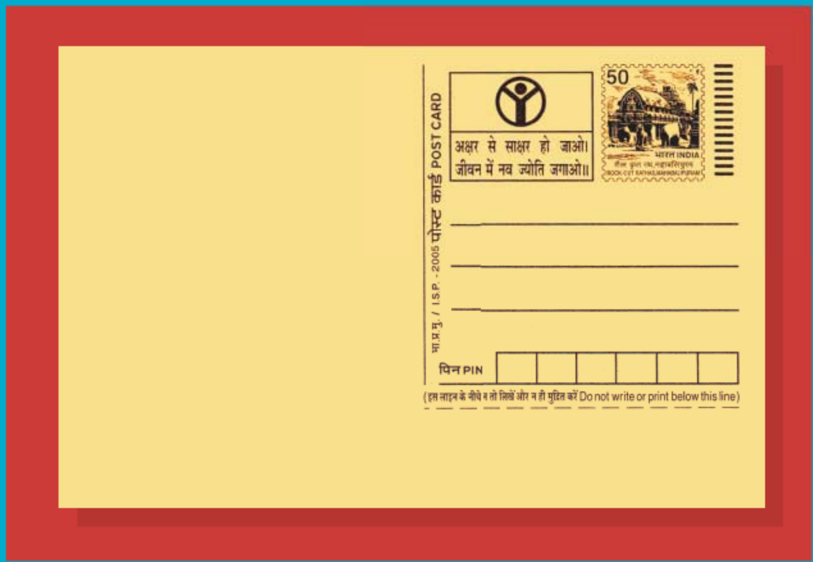

سوچو اور لکھو :

شامیرا کا خط تو وڈودرا کی ریل گاڑی کے ذریعے پہنچ گیا، لیکن جب ریل گاڑی نہیں تھیں تو دور دراز جگہوں پر خط کیسے پہنچتے تھے؟

* ڈاک خانہ میں کیا کیا دیکھنے ملتا ہے؟

---

* پوسٹ کارڈ لکھ کر کیا دوسرے مُلک میں پیغام بھیجا جاسکتا ہے؟

---

* ڈاک خانے میں دوسرے کون کون سے کام کیے جاتے ہیں؟

ڈاک خانے کی ملاقات :

اگر اسکول یا گھر کے پاس ڈاک خانہ ہو تو وہاں جا کر دیکھو کہ خط کیسے آتے جاتے ہیں۔ وہاں اس کے علاوہ اور کیا کیا کام ہوتے ہیں۔

پرانے زمانے میں خط کیسے پہنچتے تھے۔ بچوں کو اپنے بزرگوں سے معلوم کرنے کو کہیں۔ پوسٹ کارڈ پر پتا لکھنے میں بچوں کو مدد کی ضرورت پڑسکتی ہے۔ پُرانے زمانے کے بارے میں معلوم کرنے کا ایک اہم ذریعہ بزرگ لوگ ہیں، یہ سمجھا کر بچّوں کو بزرگوں سے بات چیت کرنے کی طرف راغب کریں۔

رینا اور رادھا خط کے بارے میں کیا باتیں کر رہی ہیں۔

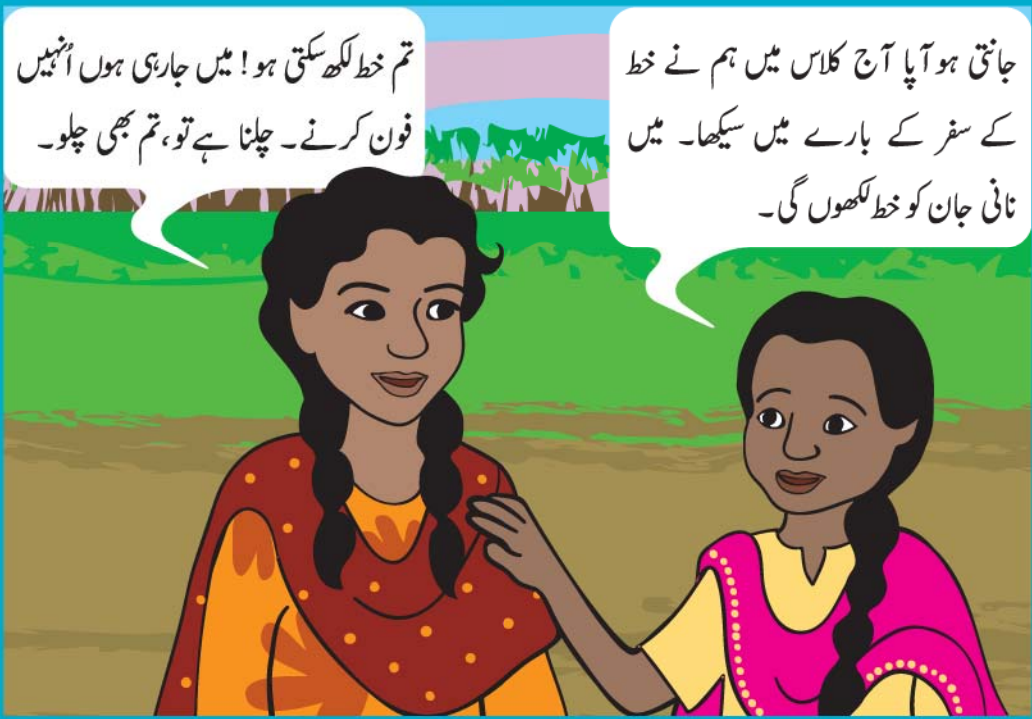

رینا اور رادھا نکل پڑیں فون کرنے گاؤں کی ایک دکان پر۔ دادی کے فون کا نمبر لگایا۔ دونوں نے دادی سے باتیں کیں۔ دکاندار کو پیسے دیے اور خوشی خوشی گھر لوٹ آئیں۔

سوچو اور لکھو :

* تم نے فون یا موبائل کہاں کہاں دیکھا ہے؟

* تم فون یا موبائل پر کس کس سے بات کرتے ہو؟

* تمھیں خط لکھنا یا فون کرنا، دونوں میں سے کیا زیادہ اچھا لگتا ہے؟

کئی کاموں میں عورتیں اور مرد ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں کمپیوٹر اور اِنٹرنیٹ سے خط اور خبریں تیزی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچائی جاسکتی ہیں۔ اس سے متعلق بچّوں سے گفتگو کریں۔

تصویر بناؤ اور رنگ بھرو :

* ٹیلیفون یا موبائل فون بھی الگ الگ قسم کے ہوتے ہیں۔ تم نے جو ٹیلیفون یا موبائل دیکھے ہیں ان کی تصویر بناؤ۔

اپنا فون بناؤ :

اس کے لیے کیا چاہیے ؟ : خالی ماچس کی دو ڈبیاں یا آئس کریم کے کپ اور دھاگا۔

دونوں ماچس کی ڈبیوں یا آئس کریم کے کپ میں سوراخ کرو۔ ایک ڈبیّ کے سوراخ میں سے دھاگا نکال کر گانٹھ باندھ دو۔ دھاگے کا دوسرا سِرا دوسری ڈبیّ کے سوراخ میں سے نکال کر گانٹھ باندھو۔ بن گیا تمہارا اپنا فون۔ اپنے ایک دوست کو فون کا ایک سرا کان میں لگانے کو کہو اور دوسرا تم اپنے منھ پر رکھو۔ دھیان رہے کہ دھاگا کھنچا رہے کہیں چھوئے نا۔ شروع کرو اپنی باتیں۔

سوچو اور لکھو :

	ٹیلی فون	خط
کیا ایک جیسا ؟		
کیا مختلف ؟		

مقامی رہن سہن کو دھیان میں رکھ کر بچّوں سے رابطہ قائم کرنے کے اور طریقے جیسے موبائل فون، ای میل وغیرہ پر بھی بات چیت کی جاسکتی ہے۔ گفتگو کریں۔

۱۸ کھیل کھیل میں

گلی میں سبھی بچے اسٹاپو کھیل رہے تھے۔ اونتیکا بھی اپنی بہن نندیتا کے ساتھ وہیں کھیل رہی تھی؛ لیکن نندیتا کو ٹھیک سے کھیلنا نہیں آ رہا تھا۔ اُسے اس کھیل کے بارے میں کچھ پتا نہیں تھا۔

اونتیکا : اَرے نندیتا سنو ! ٹھیک سے سمجھ لو۔ ٹھپّی کو پہلے خانے میں ڈالو۔ پھر سبھی خانوں میں ایک پیر سے چھلانگ لگاؤ۔ لکیر پر پیر رکھوگی تو کھیل سے باہر۔ آخری خانے میں اُچھل کر واپس گھومو، واپسی پر ٹھپّی ضرور اُٹھا کر لانا۔ یاد رہے 5-4 اور 8-7 خانے میں ہی دونوں پاؤں رک سکتے ہیں۔ اب، دوسرے خانے میں ٹھپّی ڈالو۔ اسی طرح سب ہی خانوں میں باری باری ٹھپّی ڈال کر کھیلو۔

سبق میں کچھ مقامی کھیل جیسے اسٹاپو، سات لائن وغیرہ اور ان کے کھیلنے میں استعمال کی گئی چیزیں مثلاً ٹھپّی کے ناموں کا ذکر ہے۔ ابھی بھی مقامی اعتبار سے بہت سارے کھیل میں تنوع پایا جاتا ہے۔ مقامی بولیوں میں ان کے نام وغیرہ مختلف ہوتے ہیں۔ اس بات کی گفتگو سے بچّوں کو سبق سمجھنے میں زیادہ آسان لگے گا۔

بچّے پھر سے کھیل میں لگ گئے۔ چاچی بہت دیر سے اُنہیں کھیلتا دیکھ رہی تھیں، اُن کا بھی کھیلنے کو جی چاہنے لگا۔ جب اُن سے رہا نہیں گیا تو وہ بولیں، بچوں ! میں بھی تمہارے ساتھ اسٹاپو کھیلوں ؟ یہ سُن کر سب بچّے ہنسنے لگے۔

اونتیکا : چاچی، آپ کھیلیں گی ؟

چاچی : تم سوچتی ہو، مجھے اسٹاپو کھیلنا نہیں آتا ؟ ارے تمہاری عمر میں تو ہم کتنے ہی کھیل کھیلتے تھے۔

نندیتا : کون کون سے کھیل، چاچی ؟

چاچی : ایک ٹانگ سے دوڑنا، آنکھ مچولی، اُونچ مانگی نیچ، گٹّے اور نہ جانے کیا کیا ! اور کبڈّی میں تو ہماری ٹیم اطراف کے گاؤں میں سب سے آگے تھی۔

رجت : چاچی ہمیں تو کھیلنے کے لیے وقت نہیں ملتا، آپ کو کھیلنے کا اتنا وقت کہاں سے ملتا تھا ؟

چاچی : تمہیں ٹی وی دیکھنے سے فرصت ملے، تب نا !

نندیتا : چاچی کیا چاچا بھی یہ سب کھیل کھیلتے تھے ؟

چاچی : پوچھو مت ! تمہارے چاچا بتاتے ہیں کہ وہ سارے دن گلّی ڈنڈا، کنچے، لنگڑی، کُشتی، کبڈّی، سات تالی اور نہ جانے کیا کیا کھیلتے رہتے تھے۔ پتنگ کے چکر میں کھانا تک بھول جاتے تھے۔

نندیتا : چاچی باتیں نہ کرو، آؤ ہم کھیلیں۔

چاچی بچّوں کے ساتھ کھیلنے لگی۔ ابھی کچھ ہی دیر کھیلے تھے کہ بارش ہوگئی۔ بارش ہوئی تو چاچی نے کہا، ''چلو، ہمارے گھر چلو، اندر چل کر کھیلتے ہیں۔''

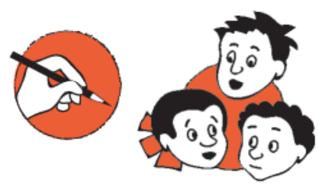

سوچو اور لکھو :

تم کون کون سے کھیل کھیلتے ہو؟

سب بچّے : ارے..... رے!

یہ سن کر بچّے خوش ہو گئے۔

چاچی : چلو گھر میں کھیلیں۔

سب بچے : چلو، چلو، چاچی کے گھر چل کر کھیلتے ہیں۔

سب بچے چاچی کے گھر آ گئے۔ اندر چاچا اور پھوپھی شطرنج کھیل رہے تھے۔

اونتیکا : چاچی کیا کھیلیں؟

رجت : گھر گھر کھیلتے ہیں۔

کئی بچّے : ہاں، ہاں، گھر گھر کھیلتے ہیں۔

رجت : اگر گڑیا ہوتی تو ہم گڑیا سے کھیلتے۔

چاچی : گڑیا چاہیے، ابھی بنا لیتے ہیں گڑیا۔

چاچی نے ایک پرانا کپڑا لیا اور بچوں نے چاچی کی مدد سے گڑیا بنالی۔

کچھ بچّے کیرم کھیلنا چاہتے تھے اور کچھ شطرنج۔ سب اپنے اپنے گروہ بنا کر کھیلنے لگے۔

سوچو اور لکھو :

سبق میں جن جن کھیلوں کے نام آئے ہیں، ان کے نام ذیل کی فہرست میں لکھو۔ ان میں سے جو کھیل گھر کے اندر کھیلے جاتے ہیں ان کے سامنے بناؤ۔ گھر کے باہر کھیلے جانے والے کھیل کے سامنے بناؤ۔ کھیل میں ضروری کھلاڑیوں کی تعداد لکھنا نہ بھولیں۔ کھیل کے کھیلنے میں اگر کچھ چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے تو ان کے نام بھی لکھو۔

سبق میں آئے کھیلوں کے نام		کتنے کھلاڑی	کس چیز کی ضرورت

فہرست مکمل کرنے میں کچھ بچوں کی مدد کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ بچوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنے کا موقعہ فراہم کریں۔ بچّے دوسرے سے آسانی سے بہت کچھ سیکھ لیتے ہیں۔

اسٹاپو سے ملتا جُلتا کیا کوئی کھیل آپ کھیلتے ہیں ؟

اس کھیل کا نام کیا ہے ؟

کھیل کی تصویر بناؤ۔

یاد کرو اور لکھو :

* کیا تم خاندان کے لوگوں کے ساتھ کھیل کھیلتے ہو ؟

خاندان کا فرد	کھیل کا نام

* کیا تم اپنے علاقے کے کسی مشہور کھلاڑی کا نام جانتے ہو؟ اگر ہاں تو ان کا نام لکھو اور یہ بھی لکھو کہ وہ کس کھیل سے جڑے ہیں؟

* تم گیند سے کھیلے جانے والے کتنے کھیل جانتے ہو؟ دی گئی گیند میں اُن کی فہرست بناؤ۔

* کیا تم نے لجّا گوسوامی کا نام سنا ہے؟ وہ کون سا کھیل کھیلتی ہے؟ معلوم کرو اور بتاؤ کون سا؟

* تمھیں کون سا کھیل سب سے زیادہ پسند ہے؟

پوچھو اور لکھو:

اپنے گھر یا آس پاس کے کسی بڑے لوگوں سے معلوم کرو، جب وہ چھوٹے بچّے تھے تب وہ کیا کیا کھیل کھیلتے تھے؟

مقامی مشہور کھلاڑیوں کے بارے میں معلومات جمع کروائیں جس سے کھیلوں کے بارے میں بچوں کے علم میں اضافہ ہو اور کھلاڑیوں کے تئیں احترام کو فروغ ملے۔ ایسی گفتگو کا انتظام کریں۔

سوچو اور لکھو :

پہیلی کو تصویر سے جوڑو اور کھیل کا نام لکھو۔

رنگ برنگی کانچ کی گولی
سادھ نشانہ جیتی بھولی

سانپ کاٹے تو نیچے آؤں
سیڑھی ملے تو جھٹ چڑھ جاؤں

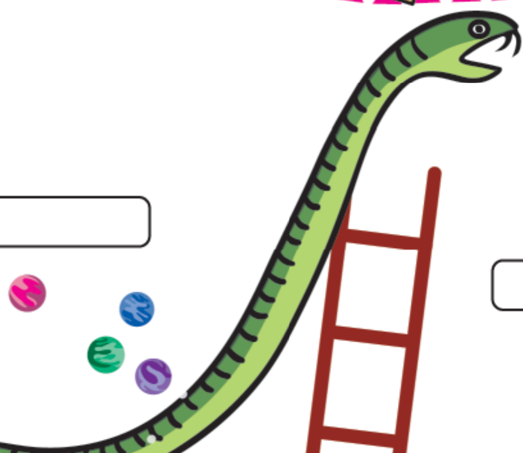

بن پنکھ میں اُڑ جاؤں
باندھ گلے میں سوت

بیگم، بادشاہ، اکّا، غلام
باون پتّوں کے کھیل کا نام

لگالو تم چوکے چھکّے
بنالو گے سو رَن پکّے

راجہ، رانی، وزیر سپاہی
سب کی آپس میں ہوئی لڑائی

بچّوں نے سبق میں دیے گئے کئی کھیل کھیلے ہوں گے، کئی دیکھے بھی ہوں گے، کچھ کے بارے میں سنا ہوگا، پڑھا ہوگا یا فلموں، ڈراموں میں دیکھا ہوگا۔ ان سبھی کو گفتگو میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

کھیلنے کے علاوہ تم کو اور کیا کرنا پسند ہے ؟

رنگ بھرو :

تمہارے خاندان کے لوگ مندرجہ ذیل تصویروں میں سے جو کچھ کرتے ہیں ان میں رنگ بھرو۔ خالی چھوڑی ہوئی جگہ میں کچھ اور بھی جو وہ سب کرتے ہیں، اس کی تصویر بناؤ اور لکھو۔

پڑھنا

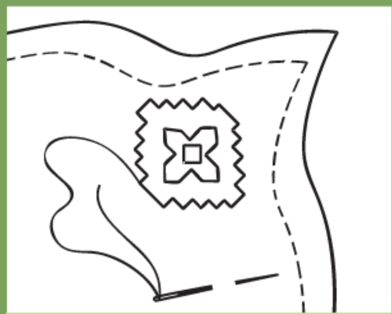

سلائی کڑھائی کرنا

ناچنا

گپ شپ کرنا

پیڑ پودوں کی دیکھ بھال کرنا

ڈاک ٹکٹ اکٹھے کرنا

۱۹ ہمارے ساتھی

'ٹک' کی آواز سن کر کلاس میں بیٹھے سبھی بچّے چونک گئے۔ آواز چھت پر لگے پنکھے سے آئی تھی۔ کلیانی چلّائی دیکھو دیکھو! اُس کونے میں دیکھو۔ چڑیا پنکھے سے زخمی ہوگئی۔ پیٹر (Peter) جھٹ سے اُٹھا اور چڑیا کو اُٹھا لایا۔ چڑیا تڑپ رہی تھی۔

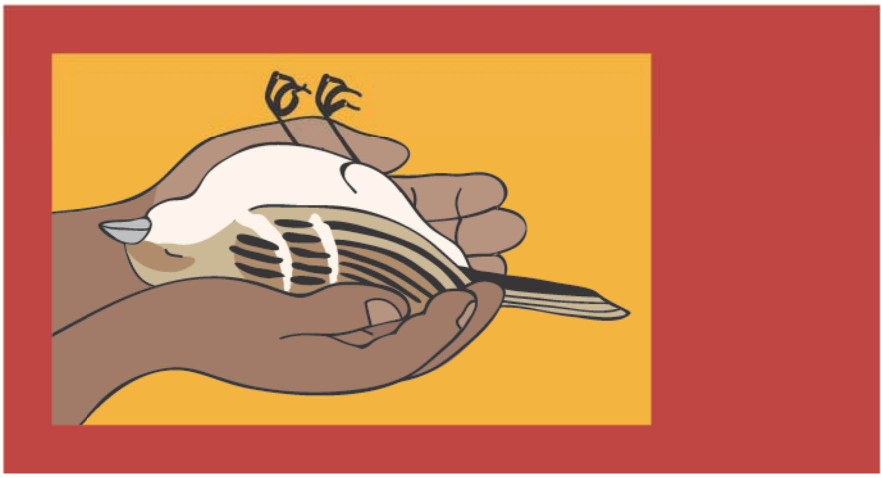

نوجوت اور علی جلدی سے جا کر ایک کٹوری میں پانی لے آئے۔ پیٹر نے چڑیا کو پیار سے سہلایا۔ پانی کی کٹوری چڑیا کی چونچ کے پاس لگائی۔ چڑیا نے تھوڑا پانی پیا۔ پانی پی کر وہ دھیرے دھیرے اپنے پر پھڑ پھڑانے لگی۔ نوجوت نے سبھی بچوں کو پیچھے ہٹنے کے لیے کہا۔ اُنھوں نے دیکھا کہ چڑیا آہستہ آہستہ اُڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔

تب ہی پُھرر... کی آواز کے ساتھ چڑیا باہر اُڑ گئی۔

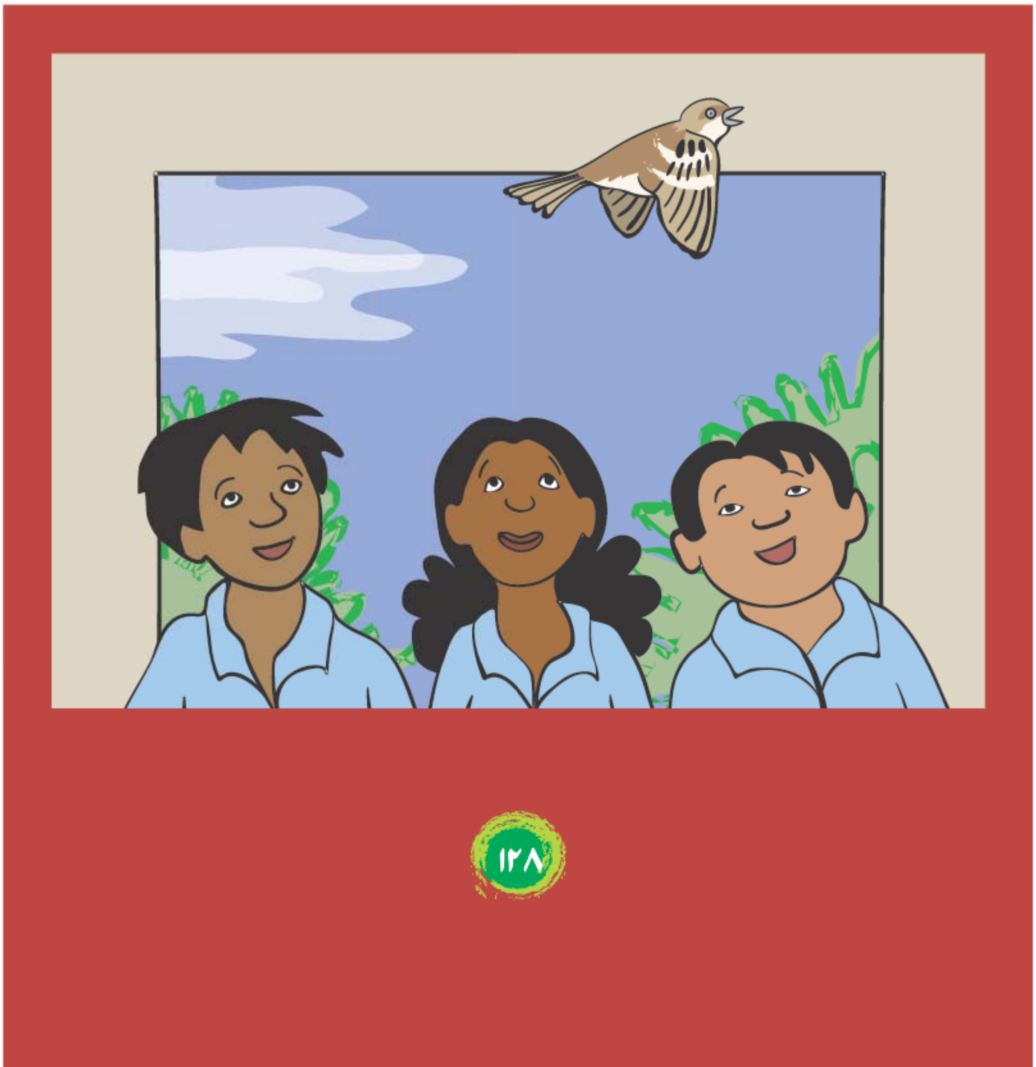

اگلے دِن بچّوں نے دیکھا ایک چڑیا کمرے میں چکر لگا رہی ہے۔ بچّوں نے یہ پہچاننے کی کوشش کی کہ کیا وہ پہلے دن والی چڑیا تھی۔ اُنہیں لگا کہ وہی ہے۔ اُنہوں نے جلدی سے پنکھا بند کر دیا اور تالی بجانے لگے۔

یاد کرو اور لکھو :

اکائی کی تفصیل کے مدّنظر ذیل کے جملوں کو صحیح ترتیب میں لکھو :

| ۵ | چڑیا اُڑ گئی۔

| | چڑیا پنکھے سے زخمی ہوگئی۔

| | پیٹر نے چڑیا کو پیار سے سہلایا۔

| | بچّوں نے دیکھا ایک چڑیا ان کی کلاس میں چکر لگا رہی ہے۔

| | نوجوت اور علی جلدی سے جا کر ایک کٹوری میں پانی لے آئے۔

شنکر کی بلّی :

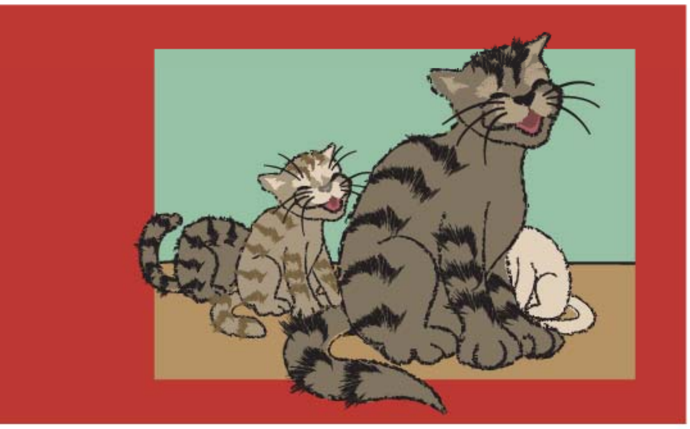

شنکر بہت خوش تھا۔ اس کے گھر کے آنگن میں بلّی نے چار بچّے جو دیے تھے۔ وہ اپنا خالی وقت وہیں گزارنے لگا۔

ایک صبح بلّی کے رونے کی آواز سے اس کی نیند ٹوٹی۔ وہ بھاگا آنگن کی طرف۔ دیکھا تو بلّی اپنے تین بچّوں کو ساتھ چپکا کر رو رہی تھی۔ ایک بچّہ غائب تھا۔ باہر جا کر دیکھا تو مالینی بلّی کے بچّے کو سہلا رہی تھی۔

شنکر نے مالینی کو گھر کے آنگن میں بلایا۔ مالینی نے دیکھا کہ بلّی بچّے کے لیے ہی رو رہی تھی۔

سوچو اور کہو :

- بلّی کی آواز کیسی ہوتی ہے؟
- آپ کو کون سے جانور پسند ہیں؟ کیوں؟

جانوروں کے جذبات کے بارے میں گفتگو کرنے سے بچّوں میں جانوروں سے ہمدردی پیدا ہوگی۔

مینو کی گائے :

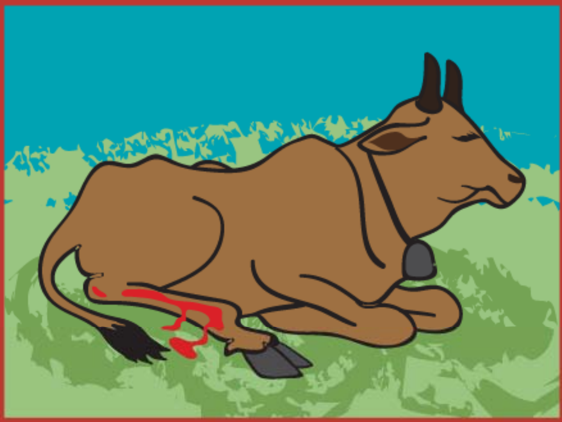

مینو کی ایک گائے ہے۔ گائے کا نام گنگا ہے۔
مینو روز صبح گنگا کو میدان میں چرانے لے جاتی ہے۔
ایک دن تیزی سے آتے ہوئے اسکوٹر سے گنگا
کے پاؤں میں چوٹ لگ گئی۔ چوٹ سے خون نکل رہا تھا۔

سوچو اور کہو :

مینو کے گھر کے لوگ کیا کریں گے ؟

دیکھو اور لکھو :

* چندو دھوبی اپنے گدھے کا بہت خیال رکھتا ہے۔ گدھا بھی تو اس کے بہت سارے کام کرتا ہے۔
تصویر میں دیکھو اور لکھو کہ چندو اپنے گدھے کے لیے کیا کیا کرتا ہے ؟

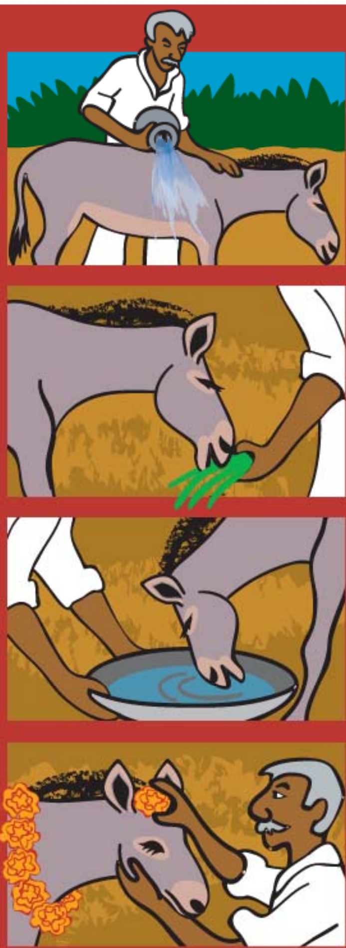

سوچو اور کہو :

* کیا تمہارے گھر میں یا پڑوس میں کسی کے یہاں پالتو جانور ہے؟ کون سا ؟

* کیا تم اسے کسی پیار کے نام سے پکارتے ہو؟ کس نام سے ؟

* تم کیا کرتے ہو جب تمہارے پالتو جانور کو --
  - بھوک لگتی ہے
  - گرمی یا سردی لگتی ہے
  - کوئی پریشان کرتا ہے
  - چوٹ لگتی ہے

* ## یاد کرو اور لکھو :

کچھ لوگ جانوروں کو پالتے ہیں۔ ان کی دیکھ بھال بھی کرتے ہیں۔ فہرست میں کچھ جانوروں کے نام ہیں، جنہیں پالا جاتا ہے۔ فہرست کو مکمل کرو :

جانوروں کے نام	انہیں کیوں پالتے ہیں؟
کتا	
	یہ دودھ دیتی ہے۔
	یہ گاڑی کھینچتا ہے۔
بیل	
مرغی	
مچھلی	
	پیارا یا پیاری لگتی ہے۔
شہد کی مکھی	

کچھ لوگ جانوروں کو پالتے ہیں اور ان کی دیکھ بھال بھی کرتے ہیں۔ مختلف جانداروں کا کھانا کھانے کا طریقہ الگ الگ ہوتا ہے۔ اس مشاہدے کے ساتھ سبھی جاندار ایک دوسرے پر انحصار رکھتے ہیں۔ یہ بات سمجھانے کے لیے گفتگو کریں۔

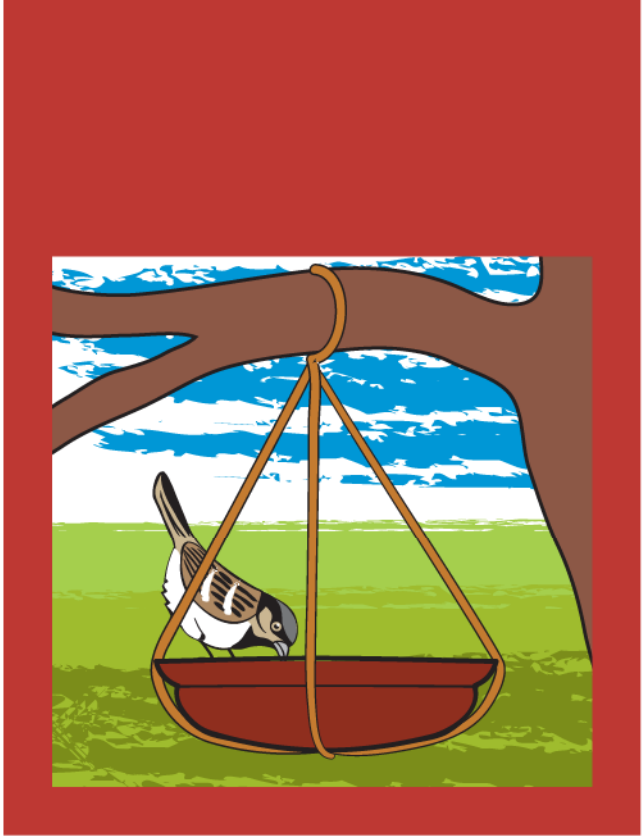

پرندوں کا پیاؤ

مٹی کا ایک چوڑے منھ کا برتن لو۔ برتن کو رسّی سے باندھ کر لٹکاؤ۔ جیسا تصویر میں دکھایا گیا ہے۔ اب اسی برتن میں پانی ڈال کر اسے کسی پیڑ کی شاخ پر یا گھر یا اسکول کے باہر کسی کھونٹی پر ٹانگ دو۔ اس میں روز پانی بھرو۔ دیکھو پانی پینے کے لیے کون کون سے پرندے وہاں آتے ہیں ؟

سوچو اور لکھو :

* ہماری طرح پانی کی ضرورت پرندوں کو بھی ہے۔ ایسی ہی کچھ اور چیزیں ہیں جنھیں ہم اور جانور دونوں استعمال کرتے ہیں۔ ایسی تین چیزوں کے نام لکھو۔

نمبر	انسانوں کے لیے ضروری	جانوروں کے لیے ضروری
۱		
۲		
۳		

سوچو اور کہو :

تم جانتے ہو ہمارا کھانا کتنے الگ الگ قسم کا ہوتا ہے۔ اسی طرح جانوروں کا کھانا بھی مختلف اقسام کا ہوتا ہے۔

بچّوں کو پرندوں کا پیاؤ بنانے میں مدد کریں۔ اسے گھر کے باہر یا اسکول کے باہر کھلے حصّے میں ایسی جگہ رکھیں جس سے بچّے پرندوں کو نزدیک سے دیکھ سکیں اور ان کے بارے میں بہت سی معلومات حاصل کریں۔

* کیا تم نے کسی جانور کو کھلایا ہے ؟
* کیا تم نے کسی جانور کو کھلاتے ہوئے دیکھا ہے؟

آپ نے جس جانور کو کھلایا ہو اس کا نام	کیا کھلایا ؟
•	•
•	•
•	•
•	•
•	•

سوچو اور لکھو :

* پرندے کو کیا کھلایا جائے ؟
* تم نے کس پرندے کو کھانا کھلایا ؟
* بچّے سب سے زیادہ کس پرندے کو کھلاتے ہیں؟
* دیکھو کیا تمہاری فہرست میں ان کے بھی نام ہیں ؟ معلوم کرو یہ کیا کھاتے ہیں؟

چوہا	کاکروچ	سور	چمگادڑ	کوّا
گلہری	بندر	مکڑی	چھپکلی	

سوچو اور لکھو :

* سوچو، کیا کبھی کسی جانور یا پرندے نے تمہاری مرضی کے بغیر تمہارا کھانا کھایا ہے ؟ کیسے ؟

سمجھو اور جوڑو :

کون کیا کھاتا ہے؟ مختلف رنگ کی لکیریں کھینچ کر جوڑو۔

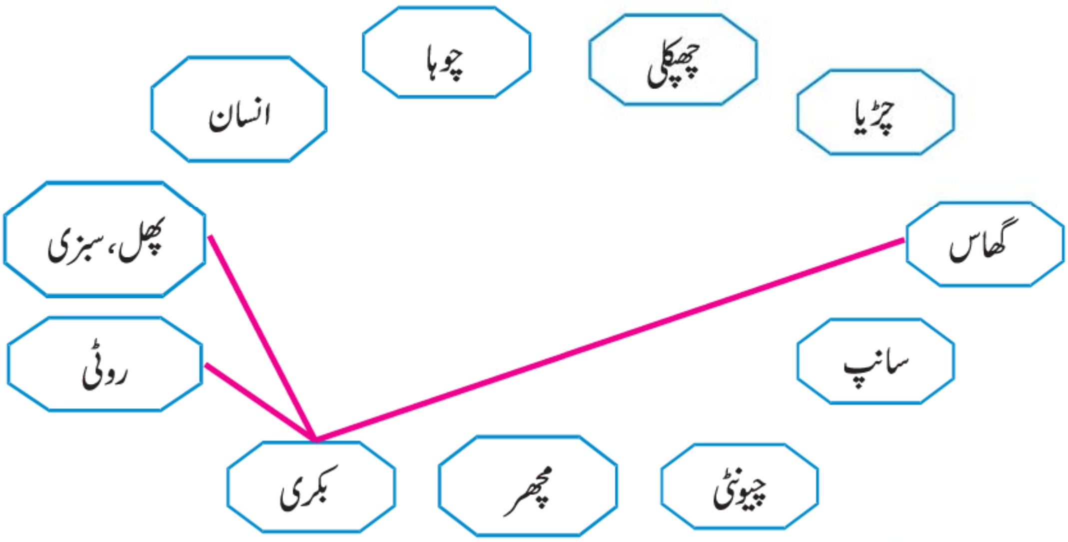

یاد کرو اور لکھو :

فہرست میں جانوروں کے نام لکھو :

جنہیں تم نے چھوا ہے	جنہیں تم نے چھوا نہ ہو مگر چھو سکتے ہو	جنہیں تم چھو نہیں سکتے
______	______	______
______	______	______
______	______	______
______	______	______

تم نے دیکھا کہ کچھ جانوروں کو ہم چھو سکتے ہیں۔ یہ زیادہ تر ہمارے گھروں میں اور آس پاس رہتے ہیں۔ ان میں سے کچھ ہماری مدد بھی کرتے ہیں۔ کچھ جانوروں کے پاس ہم نہیں جاتے۔ ڈر لگتا ہے کہیں کاٹ نہ لیں، نقصان نہ پہنچائیں یا کھا ہی نہ جائیں۔

بچوں سے یہ گفتگو کی جاسکتی ہے کہ جانوروں اور پرندوں کو چھونے کا مطلب ہے اُنہیں پیار سے سہلانا نہ کہ اُنہیں پریشان کرنا۔ اگلے صفحے پر دکھائی گئی تصویر کے ذریعے قدرتی تناسب اور توازن کو دکھایا گیا ہے۔ بچوں کو یہ بات آسان اور سادہ طریقہ سے واضح کرنا ضروری ہے۔

رانی کا باغ

ذیل کی تصاویر کی تفصیل پڑھو اور جماعت میں گفتگو کرو۔

۲۰ بولو بھئی کتنے ؟

بولو بھئی کتنے ؟

آؤ، سب مل کر ایک کھیل کھیلیں۔ اس کھیل کو تم ضرور جانتے ہوں گے۔ سب بچّے ایک دائرے میں کھڑے ہوجائیں۔

ایک بچّی دائرے کے درمیان میں کھڑی ہو کر کوئی تال بجائے۔ جب تک تال بجتا رہے تب تک سب دائرے میں بھاگتے رہو۔

تال بجانے والی بچّی اچانک تال (دُھن) روک کر کوئی بھی چھوٹا نمبر جیسے "پانچ"، "چار" یا "دو" زور سے پکارے۔

تال رکنے پر جو نمبر پکارا گیا ہے اتنی ہی تعداد کے گروہوں میں بٹ جاؤ۔

جو بچّے کسی بھی گروہ میں شامل نہیں ہو پاتے وہ کھیل سے باہر ہوجائیں۔ جب تک صرف دو بچّے دائرے میں نہ رہ جائیں، یہ کھیل کھیلتے رہو۔

سوچو اور کہو:

* آؤ، اب اس کھیل کے بارے میں کچھ باتیں کریں

- جب تم کو کسی مخصوص تعداد کے گروپ میں شامل ہونے کو کہا گیا، تب تم نے کیا کیا ؟
- اگر تم کسی گروہ میں شامل نہ ہو پائے تو تمہیں کیسا لگا ؟ کیوں ؟
- تم کسی گروہ میں کیوں شامل نہ ہو پائے ؟
- اسکول میں تمہیں کن لوگوں کے ساتھ رہنا پسند ہے ؟ کیوں ؟
- اگر تمہیں ہمیشہ اکیلے ہی رہنا پڑے تو تمہیں کیسے لگے گا ؟

'بولو بھائی کتنے' کھیل میں دھن بجانے اور نمبر پکارنے کا کام کوئی بھی کر سکتا ہے۔ بچّوں کی تعداد کے مطابق پکارا جانے والا عدد کم یا زیادہ کیا جاسکتا ہے۔

ہم سب اکیلے نہ رہ کر اور لوگوں کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں۔ ہم سب کسی نہ کسی گروہ سے جڑ کر جیتے ہیں۔ چلو دیکھتے ہیں ایک ایسے گروہ کو۔ دیویندر اور منجولا کا خاندان۔ تصویر میں دِویا اور مانو بھی ہیں۔

ان کا ایک دوسرے سے کیا رشتہ ہے؟

جو تصویر تم نے دیکھی اس میں دکھائے گئے لوگ ایک ہی خاندان کے افراد ہیں۔ ایسے خاندانوں کی تصویریں یا فوٹو ہم کئی بار دیکھتے ہیں۔ کہاں کہاں دیکھتے ہیں ہم ایسے خاندان؟ کیا سبھی خاندان میں اتنے ہی افراد ہوتے ہیں؟ کیا سبھی خاندان ایسے ہی ہوتے ہیں؟ آؤ اب کچھ خاندانوں کے بارے میں پڑھیں۔

سیتا :

سیتا سورت شہر میں اپنے پشتینی مکان میں رہتی ہے۔ نیچے مکان میں دادا، دادی، چھوٹے چاچا اور پھوپھی رہتے ہیں۔ پہلی منزل کے ایک حصّے میں سیتا اپنے والد، والدہ اور چھوٹی بہن گیتا کے ساتھ رہتی ہے۔ دوسرے حصّے میں تایا اور اُن کے تینوں بچّے رہتے ہیں۔ کچھ ہی مہینوں پہلے اُن کی تائی کی موت ہوگئی تھی۔

بچّوں کے اپنے خاندان سے متعلق بات چیت کے دوران سبق پانچ میں ہوئی گفتگو کو ذہن میں رکھنا مناسب ہوگا۔ کلاس میں موجود بچّوں کے خاندانوں کی تنوعات کے تعلق سے اس سبق کا تعارف کروایا جاسکتا ہے۔

اُس کے بڑے چچا اور چچی الگ چھت پر بنے ایک کمرے میں رہتے ہیں۔ ان کی نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ رات کو کھانے سے پہلے سیتا کی ماں سب بچّوں کو پڑھاتی ہیں۔

سب کا کھانا نیچے باورچی خانہ میں ایک ساتھ پکتا ہے۔ کوشش ہوتی ہے کہ رات کو سب مل کر کھائیں۔ آج کل رات کو تایا کی چھوٹی لڑکی سیتا کی ماں کے پاس ہی سوتی ہے۔ صبح سیتا اسے اسکول کے لیے تیار کرتی ہے۔

سوچو اور کہو :

- سیتا کے خاندان میں کون کون ہیں ؟
- ان مختلف لوگوں کا آپس میں کیسا رشتہ ہے ؟
- تمہارے خاندان میں پچھلے سال میں کیا کیا تبدیلیاں آئی ہیں ؟

تارا :

تارا اپنی اماں اور نانا کے ساتھ راجکوٹ میں رہتی ہے۔ اس کی اماں میناکشی نے شادی نہیں کی ہے اور تارا کو گود لیا ہے۔ میناکشی صبح دفتر جاتی ہے اور شام کو گھر آتی ہے۔ اسکول سے لوٹنے کے بعد تارا کی دیکھ بھال اس کے ناناجی کرتے ہیں۔ وہ ہی اسے کھانا کھلاتے ہیں، اسکول کا کام کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ کھیلتے بھی ہیں۔

آپ کو بچّوں کے ساتھ بڑے حسّاس طریقے سے پیش آنا ہوگا۔ نشہ آور اشیاء سے بچّے دور رہیں ایسی تلقین کرو۔ نشہ آور چیزوں کے استعمال سے ہونے والے اثرات کے بارے میں گفتگو کرو۔

چھٹّی کے دن وہ تینوں دور گھومنے نکل جاتے ہیں، خوب مزے کرتے ہیں۔ کبھی کبھی تارا کی خالہ، خالو اور ان کے بچّے بھی آجاتے ہیں۔ تب وہ سب مل کر خوب کھیلتے ہیں اور گپ شپ کرتے ہیں۔

سوچو اور کہو :

* تارا کی دیکھ بھال کون کرتا ہے ؟
* خاندان کے لوگ مل کر کیا کیا باتیں کرتے ہیں ؟

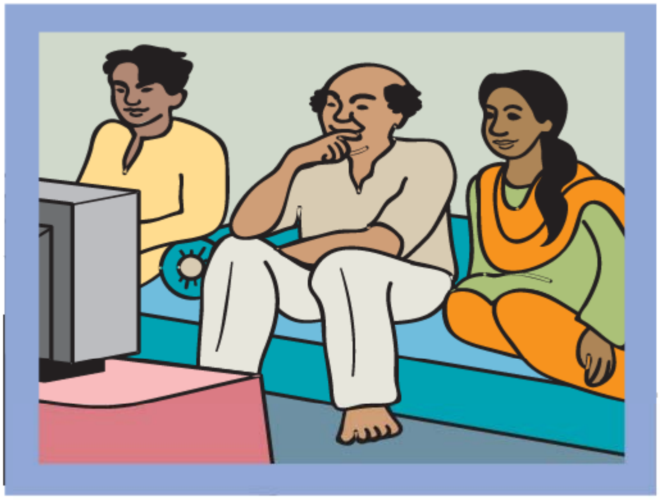

ریحانہ اور حبیب

ریحانہ اور حبیب ایک شہر میں رہتے ہیں۔ دونوں نوکری کرتے ہیں۔ حبیب سرکاری دفتر میں کلرک ہے اور ریحانہ اسکول میں پڑھاتی ہے۔ حبیب کے ابّو رِٹائر ہوچکے ہیں اور ان کے ساتھ رہتے ہیں۔ شام کو تینوں ساتھ بیٹھ کر ٹی۔وی۔ دیکھتے ہیں۔ ابو کو سب کے ساتھ ٹی۔وی دیکھنے میں مزہ آتا ہے۔ ٹی۔وی میں انہیں بحث دیکھنا پسند ہے۔ چھٹّی کے دن پڑوس کے بچّے ان کے گھر میں خوب رونق کر دیتے ہیں، اُدھم مچاتے ہیں، ساتھ ساتھ مل کر مزے کرتے ہیں۔ کبھی کھیل کود، کبھی گھومنے جا کر، کبھی ڈرامہ دیکھ کر۔

سوچو اور کہو :

* اس خاندان میں اور کون کون ہیں ؟
* والد کو سب کے ساتھ ٹی۔وی دیکھنے میں زیادہ مزہ آتا ہے۔ کیوں ؟
* خاندان کے لوگ مل کر کیسے تفریح کرتے ہیں ؟

ایسا دیکھا گیا ہے کہ کچھ خاندان کے افراد نشہ آور اشیاء کے عادی ہوتے ہیں، مگر بچّوں کو ایسی عادتوں سے محفوظ رکھنے کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔

کیتن :

کیتن اپنے والد، چچا اور چچیرے بھائیوں کے ساتھ احمدآباد کی ایک کالونی میں رہتا ہے۔ کیتن اور اس کے بھائی احمدآباد پڑھنے کے لیے آئے ہیں۔ اُن کے والد اور چچا یہاں نوکری کرتے ہیں۔

گھر کے تمام کام سبھی مل کر کرتے ہیں۔ کیتن کے چچا کے ہاتھ کا کھانا سبھی کو بہت پسند ہے۔ اس کے والد خریداری کا سارا کام سنبھالتے ہیں۔ وہ جتنا پیسا کماتے ہیں، اس کا کچھ حصّہ وہ گاؤں میں کیتن کے دادا کو بھیجتے ہیں۔ کیتن کی ماں، دادا، دادی، چچی اور چھوٹے بھائی بہن گاؤں کے گھر میں رہتے ہیں۔ کیتن سال میں ایک بار گاؤں جاتا ہے۔ کیتن احمدآباد میں رہتا ہے۔

اس کو اپنی ماں بہت یاد آتی ہے۔ وہ اسے بہت خط لکھتا ہے۔

سوچو اور کہو :

* کیتن کے خاندان کے افراد ایک دوسرے سے رابطہ کیسے قائم رکھتے ہیں ؟
* کیتن کے خاندان میں کون سے لوگ شہر میں رہتے ہیں ؟ اور کون سے گاؤں میں ؟ کیوں ؟

کرشنا اور کاویری :

کرشنا اور کاویری اپنے والد کے ساتھ رہتے ہیں۔ اس کی ماں دوسرے شہر میں رہتی ہے۔ صبح تیار ہوکر تینوں ایک ساتھ گھر سے نکلتے ہیں۔ کرشنا، کاویری کو اسکول پہنچا کر کالج جاتا ہے۔ والد دکان جاتے ہیں، دن بھر کے لیے۔

دوپہر میں کاویری اسکول سے لوٹ کر گھر کا تالا کھولتی ہے اور کرشنا کا انتظار کرتی ہے۔ کالج سے آکر کرشنا اور کاویری ایک ساتھ مل کر کھاتے ہیں۔

اسکول کا کام کرنے کے بعد کاویری باہر کھیلنے جاتی ہے، واپسی پر بھائی کے ساتھ کبھی کیرم کھیلتی ہے، کبھی ٹیلی ویژن دیکھتی ہے۔ والد جب آجاتے ہیں تب تینوں مل کر کھانا پکاتے ہیں اور کھاتے ہیں۔

چھٹیوں میں کاویری اپنی ماں کے پاس رہنے جاتی ہے۔ کرشنا بھی کچھ دن وہیں ماں کے پاس رہتا ہے، لیکن اُسے اپنے گھر میں ہی رہنا پسند ہے۔ اس کی ساری چیزیں اور والد بھی یہیں رہتے ہیں۔

سوچو اور کہو :

* کرشنا اپنی بہن کا خیال کیسے رکھتا ہے ؟
* خاندان میں کیا کیا کام مل جل کر کرتے ہیں ؟

تم نے کئی خاندانوں کے بارے میں پڑھا۔ کچھ سوالوں پر گفتگو بھی کی۔ خاندان کیا ہے ؟ خاندان کیسے کیسے ہوتے ہیں ؟ اس کے بارے میں تم نے اپنی رائے قائم کرلی ہوگی۔

سوچو اور کہو :

یہاں دیے گئے مختلف خاندان کے بارے میں گفتگو کرو۔

سبق میں کچھ خاندانوں کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ ان کے علاوہ بھی کئی طرح کے خاندان ہوتے ہیں۔ اس فرق کو سمجھنے کے لیے بچوں سے ان کے خاندانوں کے بارے میں گفتگو کی جاسکتی ہے۔

مندرجہ ذیل جملوں میں سے جو خاندان میں ہوتا ہے ان پر '✓' کا نشان لگاؤ۔

* گھر کے سبھی لوگ کام کرتے ہیں۔ ☐
* خاندان کے لوگوں کو ایک دوسرے سے بہت پیار ہوتا ہے۔ ☐
* گھر کے بڑے لوگ اپنے خاندان کے لیے پیسے کماتے ہیں۔ ☐
* خاندان کے لوگ اکثر ایک گھر میں ایک ساتھ رہتے ہیں۔ ☐
* ایک خاندان کے لوگ اکثر ایک دوسرے جیسے دکھائی دیتے ہیں۔ ☐
* خاندان کے لوگوں کا آپس میں جھگڑا ہو تب بھی سبھی ساتھ رہتے ہیں۔ ☐
* خاندان میں بچّوں اور بوڑھوں کی دیکھ بھال ہوتی ہے۔ ☐

اپنے خاندان کی کچھ اور باتیں سوچو اور خالی جگہ میں لکھو :

____

____

____

سیتا کے خاندان کا شجرہ :

کیا تم خاندان کا تصوّر ایک پیڑ کی شکل میں کر سکتے ہو؟ یہاں سیتا کے خاندان کا شجرہ بنایا گیا ہے۔

چلو، اب تم اپنے خاندان کا شجرہ اپنی کاپی میں بناؤ۔ اس کے لیے کسی شجرے کی مدد لو یا بزرگوں کی مدد لو۔ مدد کے لیے سیتا کے خاندان کی تصویر دیکھو جو آپ کے کام آئے گی۔

سیتا کے خاندان کا شجرہ

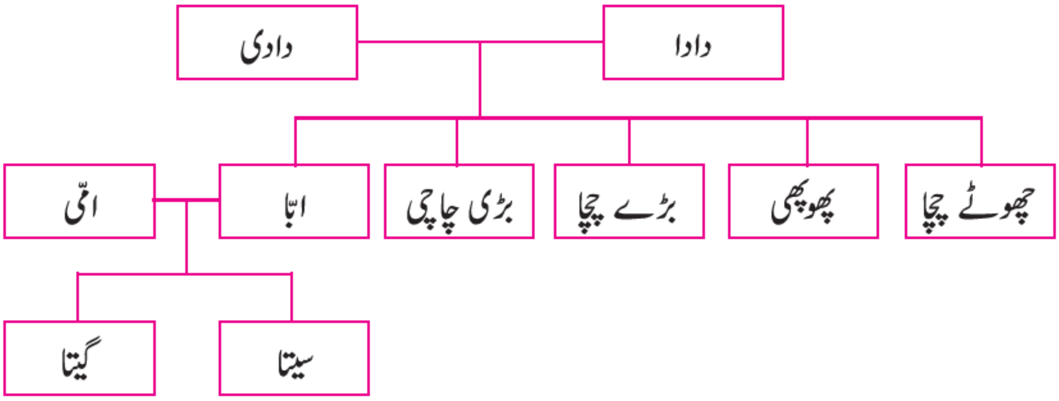

تمہارے خاندان کا شجرہ

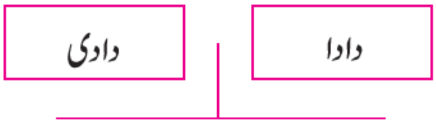

۲۱

پانی بچائیں

راجستھان کے گاؤں کی بات ہے۔ گاؤں کا نام باجل پور۔ مادھو، اس چھوٹے گاؤں میں رہتا ہے۔ یہاں گاؤں کہاں نظر آتا ہے ! دیکھو تو چاروں طرف ریت ہی ریت دکھائی دیتی ہے۔ جب کبھی ریت نہیں اُڑتی، تب کچھ گھر نظر آجاتے ہیں۔

مادھو کے گھر میں سب پریشان ہیں۔ یہاں ہر سال گرمیوں میں پانی کی بہت کمی ہوتی ہے۔ اس سال تو بالکل ہی بارش نہیں ہوئی، اس لیے اس کی ماں اور بہن کو بھی پانی لانے کے لیے دور جانا پڑتا ہے۔ پاس والی باولی سوکھ جو گئی ہے! ہر روز چار گھڑے پانی جمع کرنے میں ہی کئی گھنٹے نکل جاتے ہیں۔ گرم ریت پر چلنے سے پیر تو جلتے ہی ہیں، کبھی چھالے بھی پڑ جاتے ہیں۔

اوپر کی تصویر میں شعوری طور پر عورتوں کے روایتی کردار کو پیش کیا گیا ہے (پانی بھر کے لانا)۔ صنف تعصب کے مسائل پر جماعت میں بات چیت کریں۔

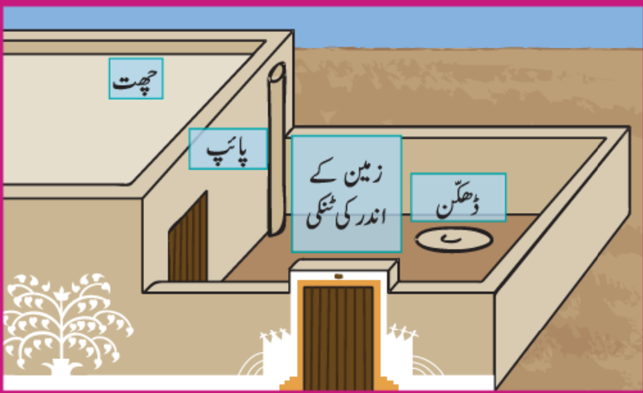

گاؤں میں خوشی کی لہر تب اُٹھتی ہے، جب کبھی ریل کے ذریعے پانی آتا ہے۔ مادھو کے والد اپنی اونٹ گاڑی لیکر پانی لینے جاتے ہیں لیکن ایسا موقعہ ہر بار نہیں آتا۔ عرصے تک لوگ پانی کا انتظار کرتے ہی رہ جاتے ہیں۔

کچھ لوگ بارش کا پانی جمع کرتے ہیں۔ یہ ایک خاص طریقے سے کیا جاتا ہے۔ ٹینک بنا کر۔ کیا تم جانتے ہو ٹینک کیا ہوتا ہے؟ اور اسے کیسے بناتے ہیں؟

آنگن میں گڈھا بنا کر اسے سمینٹ سے پکا کرکے ٹینک بناتے ہیں۔ ٹینک کو ڈھکن سے بند رکھتے ہیں۔ ٹینک کے لیے گھر کی چھت کو کچھ ڈھلواں بنا دیتے ہیں جس سے چھت پر گرا بارش کا پانی نالی کے ذریعے نیچے ٹینک میں جمع ہوجاتا ہے۔ چھت کی نالی پر جالی لگا دیتے ہیں تاکہ کوڑا کرکٹ ٹینک میں نہ جاسکے۔ یہ پانی صاف کرکے استعمال کیا جاتا ہے۔

سوچو اور کہو :

پانی کی کمی سے لوگوں کو کن پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

* مادھو کے گھر میں پانی کون لاتا ہے؟
* کیا پانی جمع کرنے کا کوئی اور طریقہ ہے؟
* ٹینک کا پانی زیادہ تر پینے کے کام میں ہی آتا ہے۔ کیوں؟
* کیا تمہارے گھر میں بھی بارش کا پانی جمع کیا جاتا ہے؟ اگر ہاں تو کیسے؟
* مادھو کے گاؤں کے لوگ پینے کا پانی کہاں سے لاتے ہیں؟

اگر پانی جمع کرنے کے مقامی طریقوں پر بچے اپنے اپنے تجربات بانٹیں تو کتابی علم کو زندگی کے تجربات کے ساتھ وابستہ کر سکیں گے۔

مادھو کی طرح سروج کے گھر میں بھی پانی کی قلت رہتی ہے۔ وہ رام نگر میں رہتی ہے۔ نل میں روز صرف آدھے گھنٹے کے لیے پانی دیا جاتا ہے۔ محلّے بھر کے لیے ایک ہی نل ہے، سوچو کتنا برا حال ہوتا ہوگا ؟

سوچو اور لکھو :

* اگر پانی نہ ہو تو کیسا بُرا حال ہو؟

•	•
•	•

سروج کو نل پر پانی بھرنا ہوتا ہے۔ جب موقعہ ملتا ہے بوند بوند کر کے بھی بالٹی بھر لیتی ہے۔

ناپو اور لکھو :

* کتنی دیر میں بھرے گا ؟

۱۔ ایک چمچ کتنی بوندوں سے بھرے گا ؟

۲۔ ایک کٹوری کتنے چمچ سے بھرے گی ؟

۳۔ ایک مگ کتنی کٹوری سے بھرے گا ؟

۴۔ ایک بالٹی کتنے مگ سے بھرے گی ؟

دیکھا، بوند بوند سے ملا کتنا پانی !

سوچو اور لکھو :

❋ سوچو، اگر نل سے بوند بوند پانی ٹپکتا رہے تو کتنا پانی برباد ہوگا ؟

سوچو اور لکھو :

پانی کی بچت کے لیے تم کیا کچھ سوچ سکتے ہو؟

اپنی رائے لکھ کر بتاؤ :

جہاں تم نے پانی کو بیکار بہتے ہوئے دیکھا ہو ان جگہوں کے نام لکھو :

❋ ________________

❋ ________________

❋ ________________

❋ ________________

جن جگہوں پر پانی کی قلت ہوتی ہے وہاں لوگ پانی کی بچت کرنے اور اس کے دوبارہ استعمال کرنے کے کئی طریقے اختیار کرتے ہیں۔ ایسا وہ لوگ اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ اس بات کو سمجھ کر بچّے اپنی زندگی میں پانی کی بچت کے کچھ طریقے اپنائیں تو صحیح معنوں میں سمجھ جائیں گے کہ ''پانی سب کی میراث ہے''۔

سوچو اور کہو :

* نیچے دی ہوئی تصویروں کو دیکھو۔ بحث کرو۔ کیا ہم کسی ایک کام میں استعمال کیا ہوا پانی کسی دوسرے کام میں استعمال کر سکتے ہیں ؟

الگ الگ رنگ سے لکیریں کھینچ کر دکھاؤ، کس کام کے بعد کیا کام کروگے، جس سے وہی پانی بار بار استعمال ہو سکے ؟ ایک مثال نیچے دی گئی ہے۔

ہاتھ اور منھ دھویا ہوا پانی	کپڑے دھویا ہوا پانی	پھل اور سبزی دھویا ہوا پانی
پونچھا لگانا	پودوں میں ڈالنا	بیت الخلاء میں ڈالنا

تم نے پانی کے دوبارہ استعمال کے بارے میں معلوم کیا ہے۔ یہ طریقے لوگ زیادہ مجبوری میں ہی اختیار کرتے ہیں۔ جب پانی کی بہت کمی ہوتی ہے۔ جانتے ہو پانی کی کمی اس لیے بھی ہوتی ہے کیوں کہ کچھ لوگ پانی ضائع کرتے ہیں۔ سوچو کتنا اچھا ہو اگر سبھی کو پانی ملے !

استعمال شدہ پانی کے دوبارہ استعمال پر گفتگو کریں۔ یہ گفتگو پانی کی حفاظت و بحث کی اہمیت کو واضح کرنے میں مددگار ہوگی۔ اس کے بارے میں بچّوں کی رائے مشورے سننا اور ان مشوروں کو روزمرّہ اپنانے کے لیے راغب کرنا مفید ہوگا۔

۲۲ دایاں-بایاں

سرگرمی :

نیچے ایک ہاتھ کے پنجے کی تصویر بنی ہے۔ اس پر اپنی ہتھیلی رکھو۔ تمہارا انگوٹھا اور اُنگلیاں تصویر میں بنائے گئے انگوٹھے اور انگلیوں پر رکھو۔

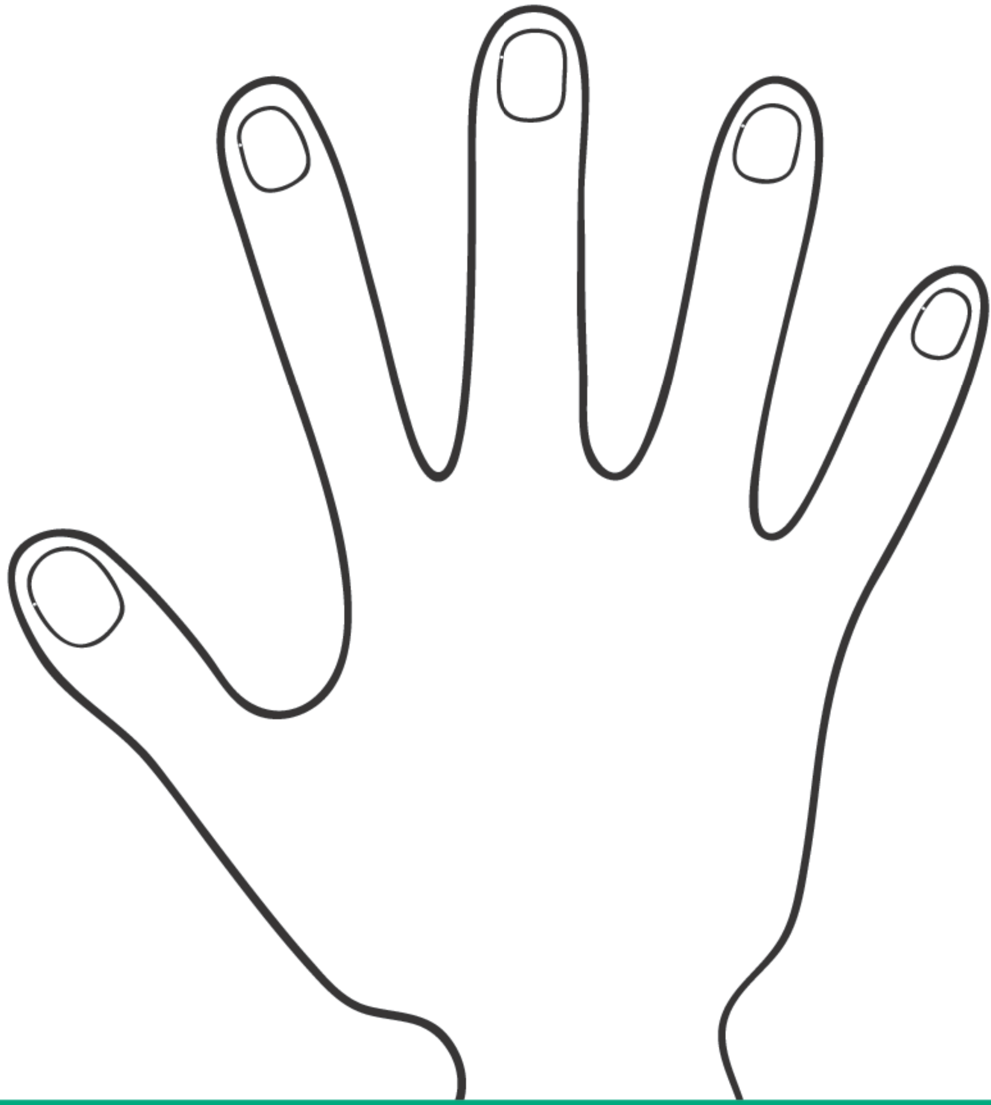

تم نے اپنا جو ہاتھ تصویر پر رکھا ہے وہ تمہارا دایاں ہاتھ ہے۔ اب اپنا دوسرا ہاتھ کاپی کے صفحے پر رکھو اور بائیں ہاتھ سے اس کے کنارے پنسل چلا کر تصویر بناؤ۔

آؤ، ایک گانا گائیں۔

دایاں ہاتھ اونچا کرو،
بایاں ہاتھ نیچے کرو،
دونوں ہاتھ اوپر کرو،
ساتھ ساتھ میں گول گھومو،
دایاں ہاتھ اونچا کرو...
بایاں ہاتھ اونچا کرو،
بایاں ہاتھ نیچے کرو،
دونوں ہاتھ نیچے کرو،
ساتھ ساتھ میں کودو،
دایاں ہاتھ اونچا کرو...

لکھو :

بائیں ہاتھ کا گانا

____
____
____
____
____
____
____
____
____
____
____

اسی طرح اب دائیں پیر اور بائیں پیر کے لیے بھی گاؤ۔

دیکھو اور کہو :

- تمہارے آگے کیا ہے؟
- تمہارے بائیں طرف کیا ہے؟
- تمہارے پیچھے کیا کیا ہے؟
- تم کس کے بائیں طرف بیٹھے ہو؟
- تمہارے دائیں طرف کون بیٹھا ہے؟
- تم کس کے دائیں طرف بیٹھے ہو؟

اشاروں اور حرکات کے ساتھ گانے میں بچّوں کو لطف آئے گا۔ وہ دایاں بایاں، اونچے نیچے، آگے پیچھے خود اپنے تجربے سے سیکھیں گے۔

پڑھو اور کرو :

* یہ ایک تصویر ہے جس میں رُوچِرا درمیان میں ہے۔ اب تم اسی میں تصویر بناؤ۔

- رُوچِرا کے پیچھے کتاب بناؤ۔
- رُوچِرا کے آگے پیڑ کی تصویر بناؤ۔
- رُوچِرا کے دائیں طرف ایک پھول کی تصویر بناؤ۔
- رُوچِرا کے بائیں طرف کرسی کی تصویر بناؤ۔

رُوچِرا کو گھر سے اسکول جانے کا راستہ تلاش کرنے میں مدد کرو۔

تصویر میں اسکول تلاش کرو۔ رُوچِرا کو گھر سے اسکول پہنچاؤ۔

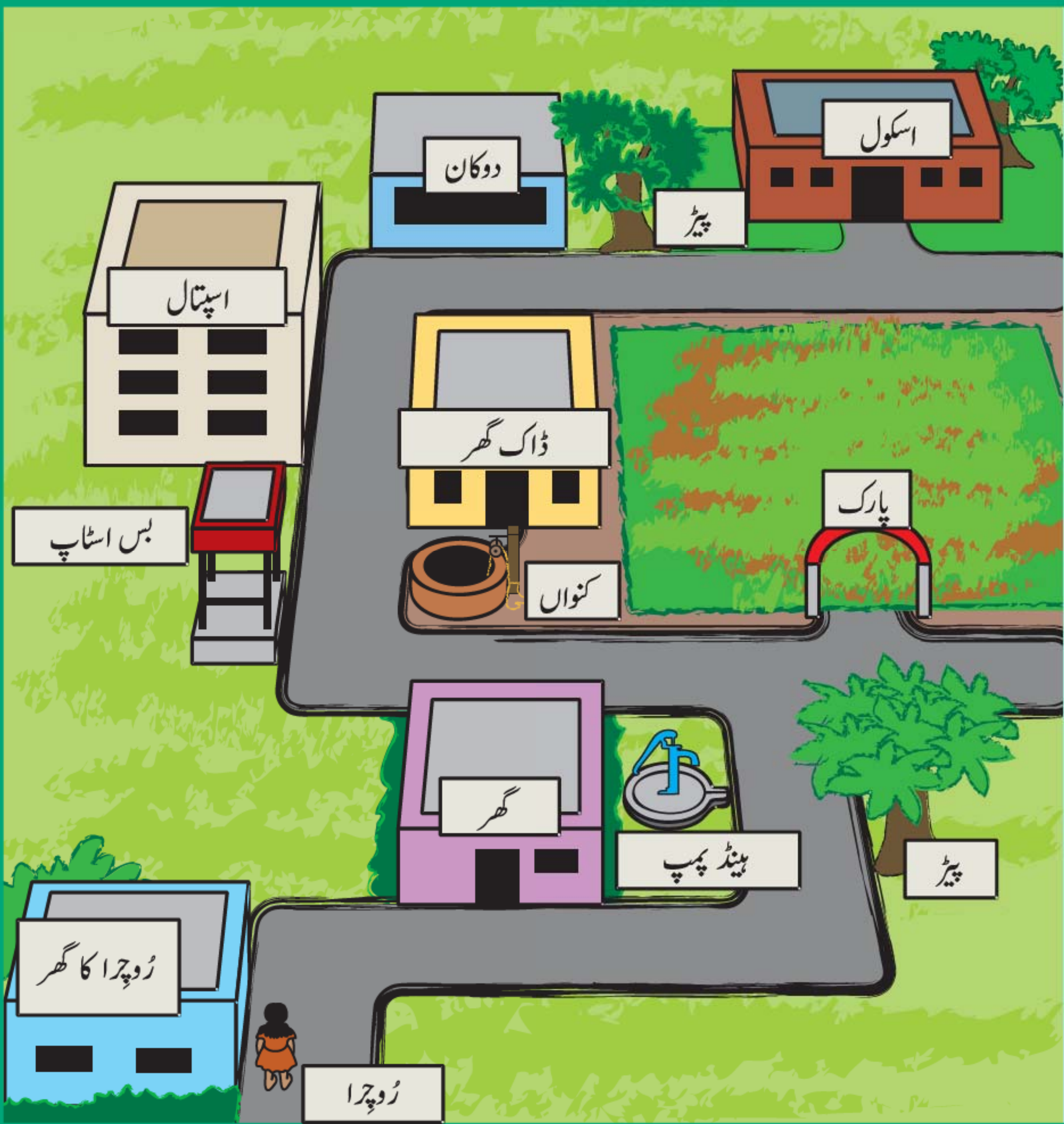

سوچو اور لکھو :

* رُوچِرا کو گھر سے اسکول تک راستے میں کون کون سی چیزیں اور جگہیں ملیں گی ؟ ان کے نام لکھو۔

اس کی دائیں طرف	اس کی بائیں طرف
•	•
•	•
•	•
•	•
•	•
•	•

تلاش کرو :

* رُوچِرا کو گھر سے اسکول جاتے وقت کل کتنی بار مُڑنا پڑے گا ؟

علامتوں کو پہچانو اور اس کا نام لکھو۔

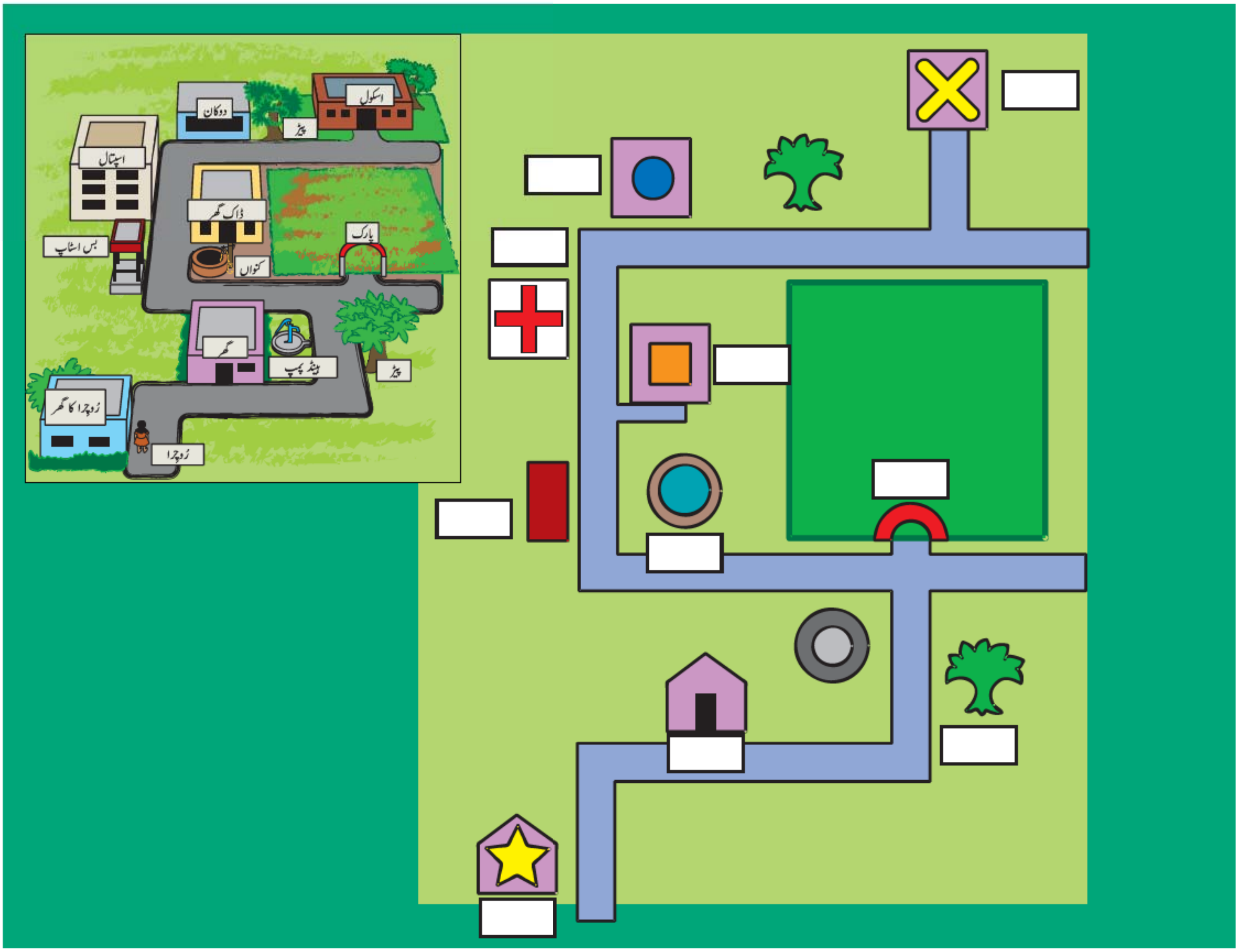

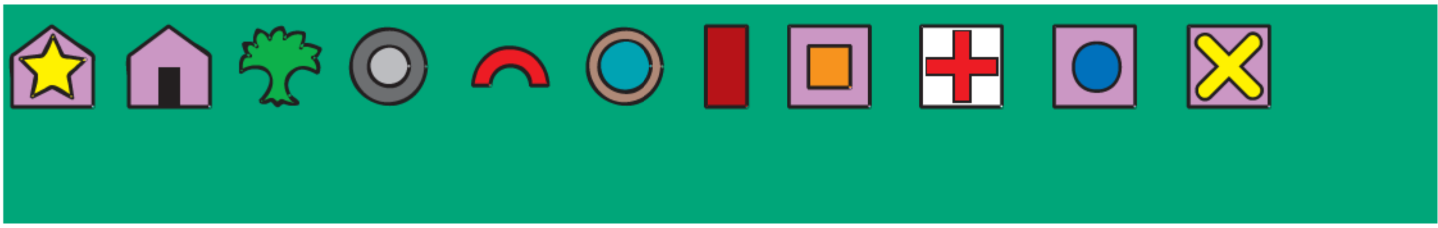

کیا تم بتا سکتے ہو کہ یہ علامتیں کیوں بنائی جاتی ہیں؟

تم اپنی مرضی سے کچھ علامتیں بناؤ۔ یہ علامتیں پہلے والی علامتوں سے مختلف بنانا۔ اب اپنی بنائی ہوئی علامتوں کو نقشے میں بھی بناؤ۔

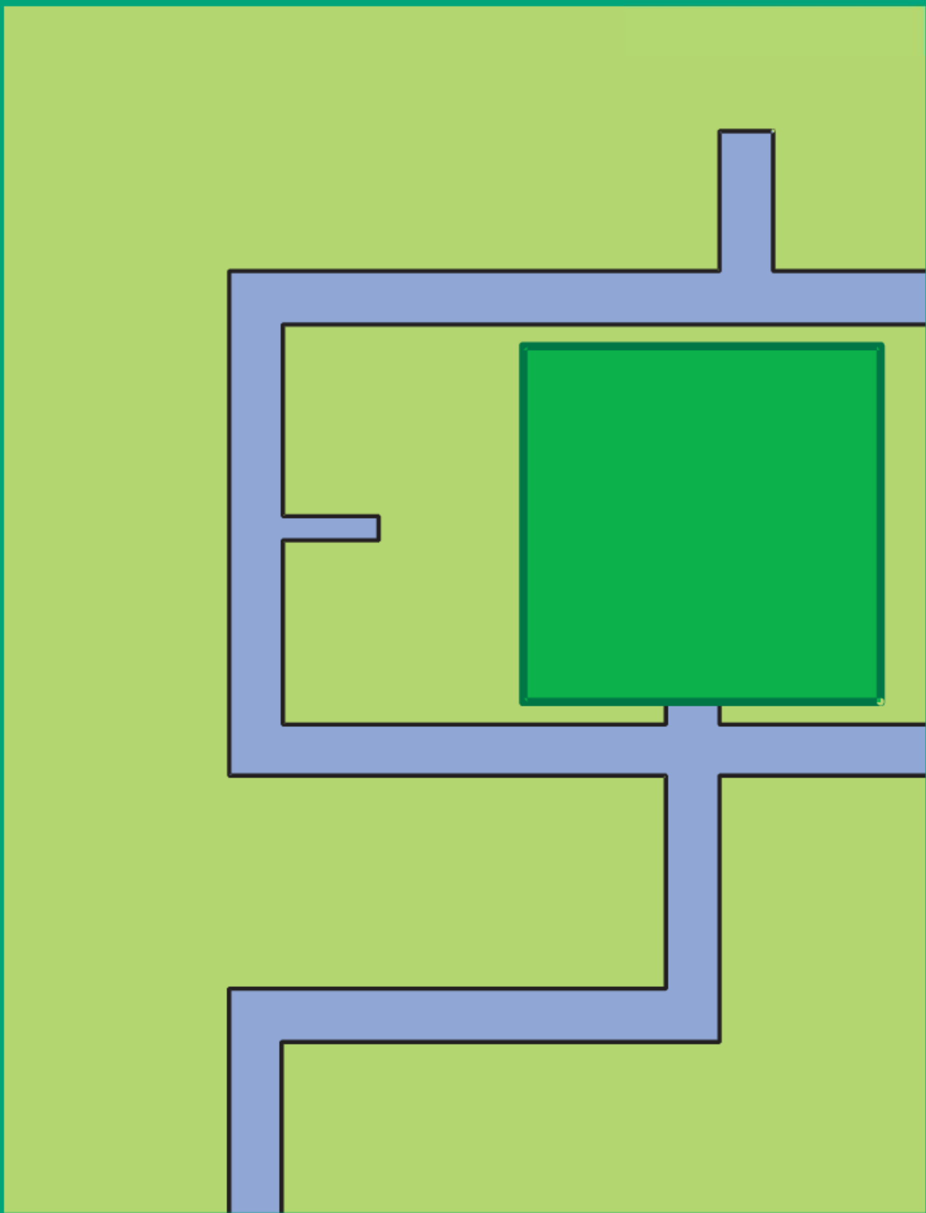

علامت کے لیے فہرست

رُوچِرا کا گھر

اسکول

ڈاک خانہ

پیڑ

اسپتال

بس اسٹاپ

کنواں

دکان

پھاٹک۔ دروازہ

گھر

نقشوں میں علامت بنانے کی ضرورت کو واضح کرنا اور بچّوں کی بنائی گئی علامتوں پر گفتگو کرنا دلچسپ اور مفید مشغلہ ہوگا۔

پڑھو اور بناؤ:

* نیچے دیے گئے الفاظ کو پڑھو اور اس کی علامت بناؤ۔

درخت	گھر	مکان
اسکول	دوا خانہ	دودھ کی ڈیری
پوسٹ آفس		

پڑھو اور لکھو :

* نقشے کی بنا پر تفصیل لکھو :

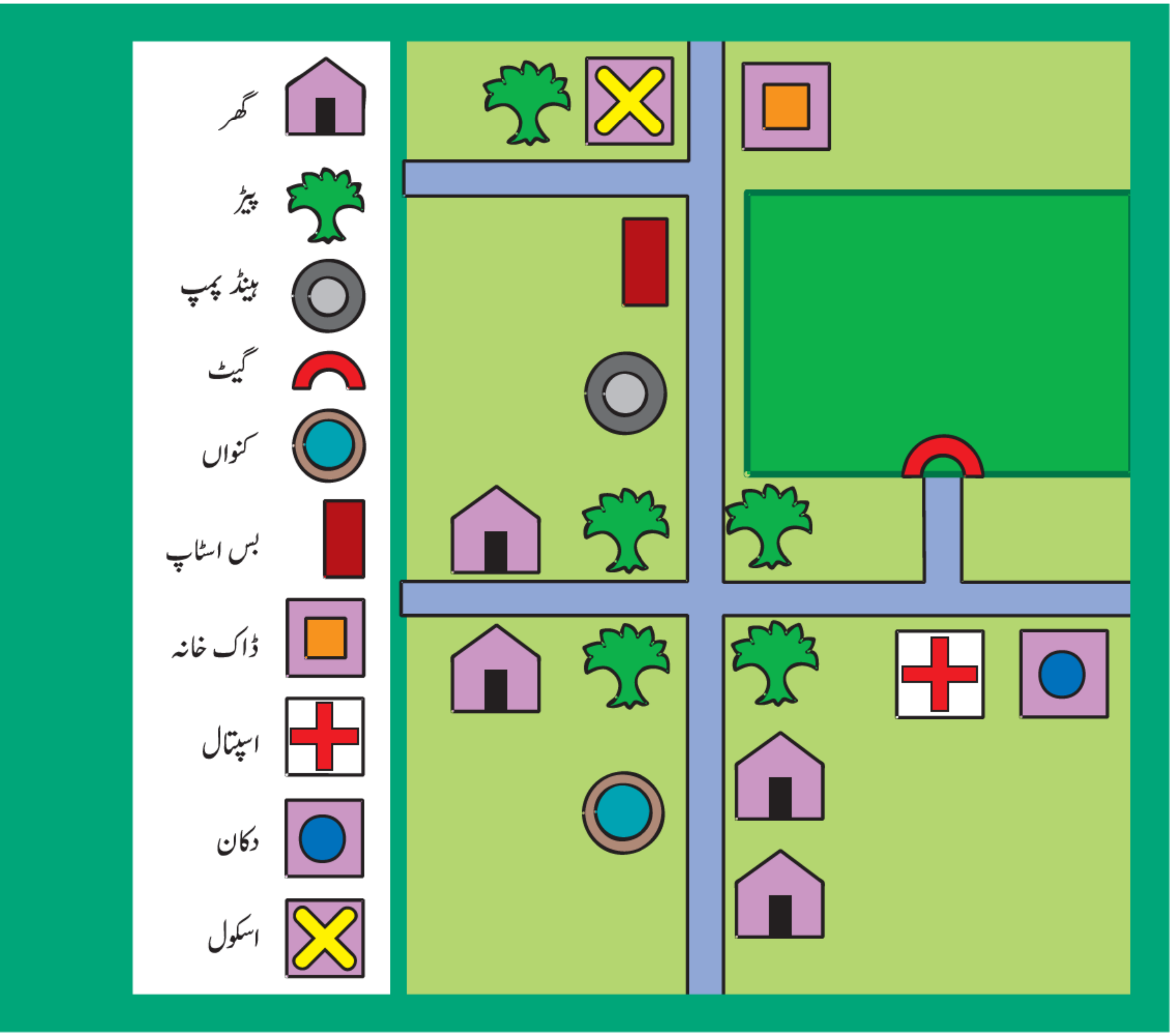

- نقشے میں کتنے گھر ہیں ؟ ______
- نقشے میں کتنی دوکانیں ہیں ؟ ______
- نقشے میں کتنے پیڑ ہیں ؟ ______

- نقشے میں کتنے ہینڈ پمپ ہیں ؟ ________________________________
- اسکول ڈاک خانے کے پاس ہے یا اسپتال کے پاس ؟ ________________________
- بس اسٹاپ کے پاس کیا ہے؟ ________________________________
- اگر نقشے کے ساتھ فہرست نہ ہوتی تو کیا نقشہ پڑھ پاتے ؟ ________________________

____

* ریاضی میں جو علامات تم نے سیکھی ہیں اُنہیں لکھو۔

________________ ________________ ________________

________________ ________________ ________________

آپ کے گھر سے اسکول پہنچنے کا نقشہ بناؤ :

یہ نقشہ بنانے کے لیے بچّوں کو ہدایت دے کر مدد کیجیے۔

۲۴ خوبصورت کپڑے

ساجدہ کی آپا نے اس کو ایک بہت خوبصورت دوپٹّہ دیا۔ دو پٹّے کے اوپر خوبصورت کڑھائی تھی اور شیشے بھی لگے تھے۔ رات کو کھانا کھانے کے بعد ساجدہ دوپٹہ الگ الگ طرح سے اوڑھ کر کھیلنے لگی۔ کھیلتے کھیلتے تھک گئی تو وہ دوپٹّہ اوڑھے ہی سوگئی۔ نیند میں وہ بھی سوچتی رہی کہ اتنا خوبصورت دو پٹّہ کیسے بنا ہوگا ؟

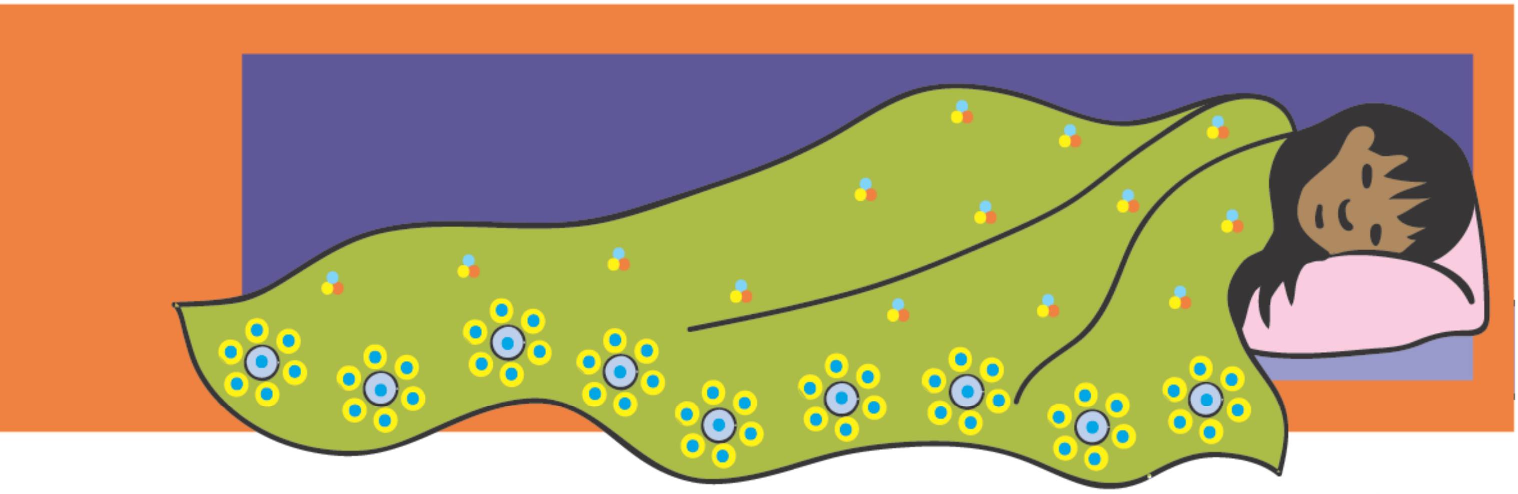

سوچو اور لکھو :

ساجدہ کا دوپٹّہ کیسے بنا ہوگا ؟

* تم بھی ایک دوپٹّہ یا کوئی لمبا بغیر سلا کپڑا لو۔ اسے الگ الگ طرح سے پہن کر دیکھو۔ کتنی طرح سے پہن پائے ؟

* کیا کسی نے اسے لنگی بنا کر یا صافہ بنا کر پہنا ؟ دوپٹے کو اور کیسے کیسے پہنا جاسکتا ہے ؟

اپنے گھر میں کوئی کپڑے دیکھو۔ تم نے کپڑوں میں کیا کیا فرق محسوس کیا ؟ جیسے بناوٹ میں، رنگ میں، نمونے میں۔

کپڑے کا نام	کپڑے کی بناوٹ	رنگ	نمونے/ڈیزائن

* کسی موٹے کپڑے کو غور سے دیکھو۔ کیا تمہیں کھڑے اور آڑے دھاگے دکھائی دیے ؟
* کسی بھی کپڑے کو نزدیک سے دیکھوگے تو تمہیں اس کے ریشوں کے تانے بانے ایک جیسے دکھائی دیں گے۔
* اسی طرح تم کاغذ کی پٹّیوں کو بُن کر دیکھو۔

کاغذ سے بُنائی :

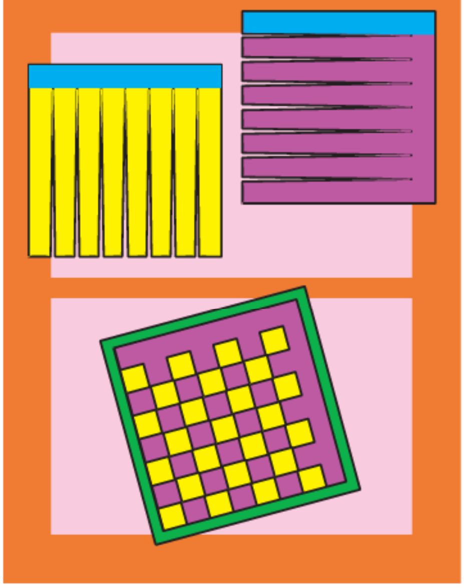

١۔ دو الگ الگ رنگ کے کاغذ لو۔

٢۔ ایک کاغذ پر کھڑی لکیریں (|) کھینچو اور دوسرے پر لیٹی (--)۔

٣۔ دونوں کاغذ پر کھینچی گئی لکیروں تک کاٹو۔ خیال رہے کہ پٹّیاں الگ نہ ہوجائیں۔

٤۔ دونوں کاغذوں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر ان کے دو کنارے (جنھیں تصویر میں رنگین دکھایا گیا ہے) آپس میں جوڑو۔

٥۔ اب کٹی ہوئی پٹیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بُن کر چٹائی بناؤ۔

٦۔ اس کے کنارے پر ایک کاغذ کا حاشیہ یا ٹیپ چپکا دو، جس سے وہ کھل نہ سکے۔

* کپڑے پر چھپائی :

تم نے 'بَن کی پَری' سبق میں کپڑوں پر بنے پھول، پتیوں کے نمونے بھی دیکھے۔ کٹی ہوئی سبزیوں کی مدد سے تم بھی کچھ نمونے بناؤ۔

گوبھی پھول یا بھنڈی کو بیچ سے کاٹو۔ ان پر گیلے رنگ لگا کر کاغذ یا کپڑے پر ٹھپّے لگا کر اپنی پسند کے نمونے بناؤ۔

* رنگ بھرو :

الگ الگ پھلوں سے چھپائی کرو۔

بچّوں کے ذریعہ کی گئی 'کاغذ کی بنائی' اور 'کپڑے پر چھپائی' سے روایتی فن کو فروغ ملے گا۔ اس سے بچّوں کو اپنا فن دکھانے کا موقع بھی ملے گا۔

۲۴ زندگی کا جال

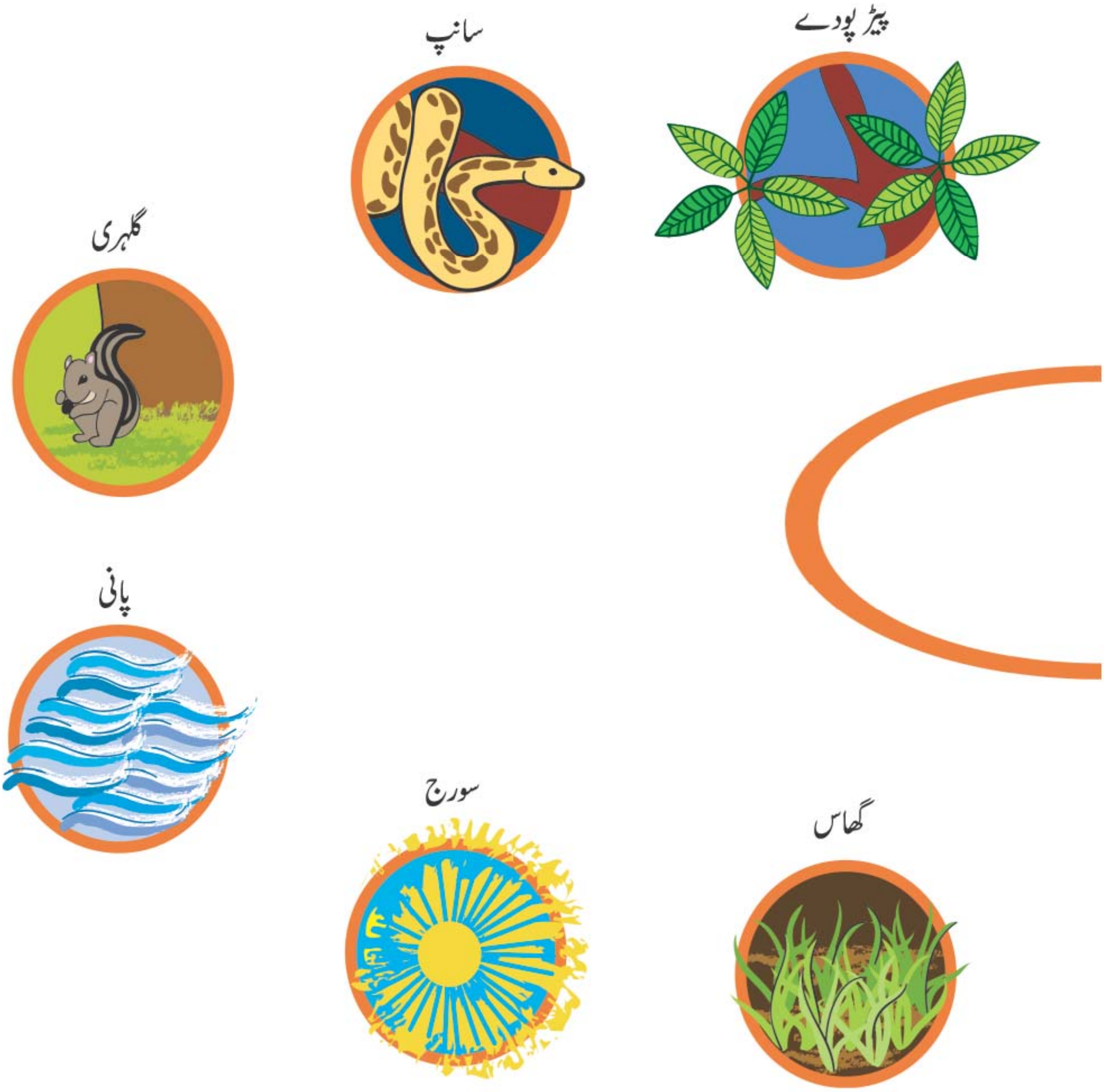

اب تک تم نے تقریباً یہ پوری کتاب پڑھ لی ہے۔ تم نے پیڑ-پودے، جانور، پانی گھر، سواریاں اور جانور اور بھی کئی چیزوں کے بارے میں پڑھا اور سوچا۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ ہم کیوں ان چیزوں کے بارے میں سوچتے ہیں یا ان کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتے ہیں ؟

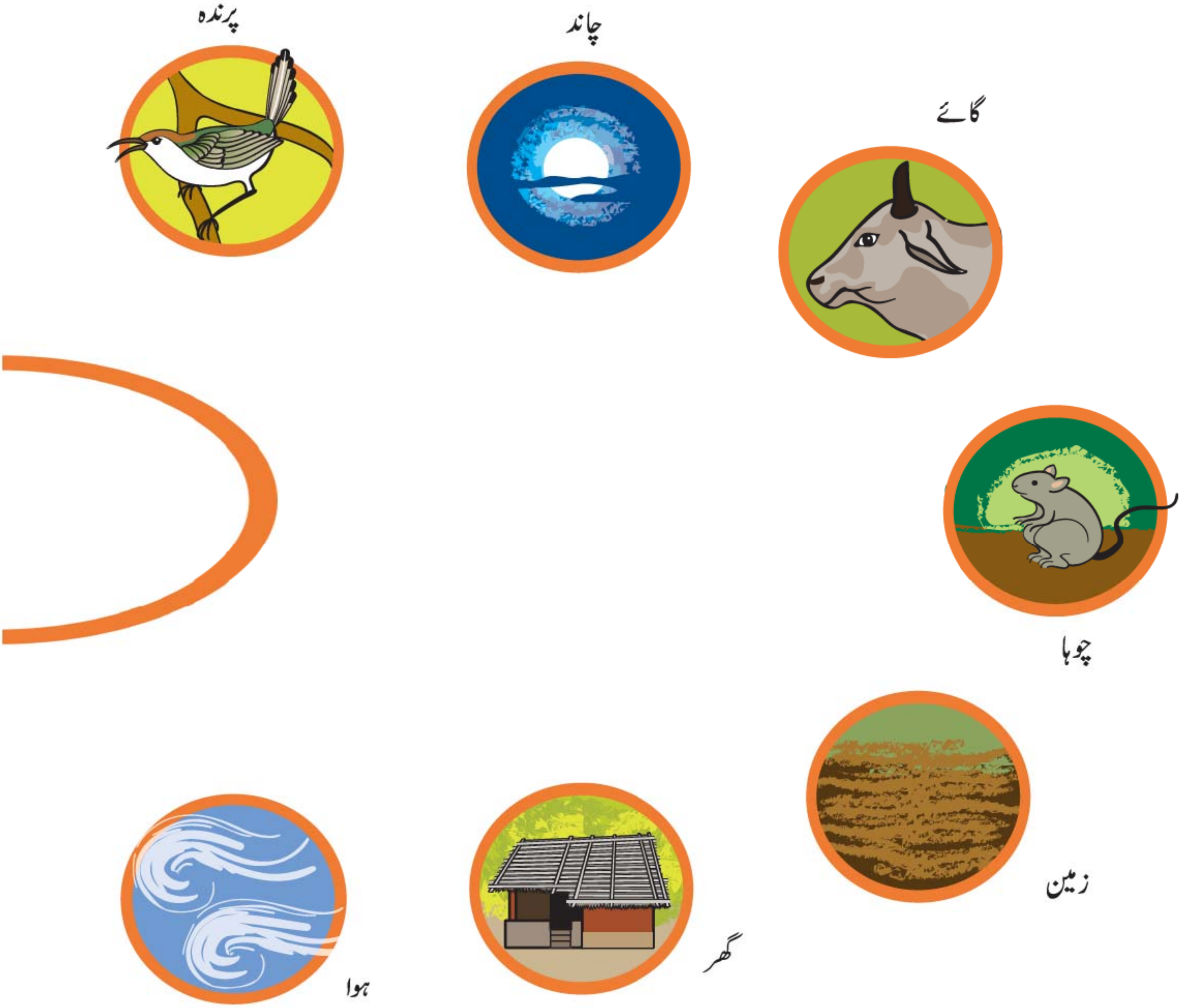

تصویر میں دکھائی گئی چیزوں سے ہمارا کیا رشتہ ہے؟ چلو معلوم کرتے ہیں۔

* ◯ میں تمہاری تصویر بناؤ۔

* جو تمھیں اپنی زندگی کے لیے ضروری لگتی ہو، اُن چیزوں کو ایک لکیر سے جوڑو۔
* کیا تم نے اپنی تصویر گھر سے جوڑی ؟
* دیکھیں، گھر دوسری کن کن چیزوں سے جڑتا ہے۔
* سوچو، گھر کن چیزوں سے بنتا ہے؟
    - لکڑی -- جو پیڑ سے ملتی ہے۔
    - اینٹ -- جو پانی اور مٹّی سے بنتی ہے۔
    - مٹّی -- ہمیں زمین سے ملتی ہے۔
    - پانی -- ہمیں ندی، تالاب، کنوئیں یا بارش سے ملتا ہے۔

تم سمجھ گئے نا، گھر کو کن تصویروں یا الفاظ سے جوڑنا ہے۔

اب اسی طرح ایک ایک کر کے سبھی چیزوں کو دوسری چیزوں سے جوڑو۔ یہ سب کرنے میں ہوسکتا ہے تمھیں کچھ اور چیزوں کے نام لکھنے کی ضرورت پڑے۔

بالآخر آپ کو کیا نظر آیا ؟ ایک بڑا جال۔ سچ ہے نا !

اس جال سے آپ کیا سمجھ پائے ؟

سوچو اور لکھو :

چار پائی بنانے میں کن کن چیزوں کی ضرورت پڑے گی ؟

-
-
-
-

سوچو اور لکھو :

چار پائی کے علاوہ دوسری کن کن چیزوں کا استعمال کر سکتے ہیں ؟

بچّوں کے ذریعہ بنایا ہوا جال ان کے اردگرد ملنے والی چیزوں کے باہمی انحصار کی اہمیت واضح کرتا ہے۔ کلاس میں اس کے بارے میں گفتگو کرنے سے اُنھیں جال بنانے میں مدد ملے گی۔

۲۵ میرا تعلقہ

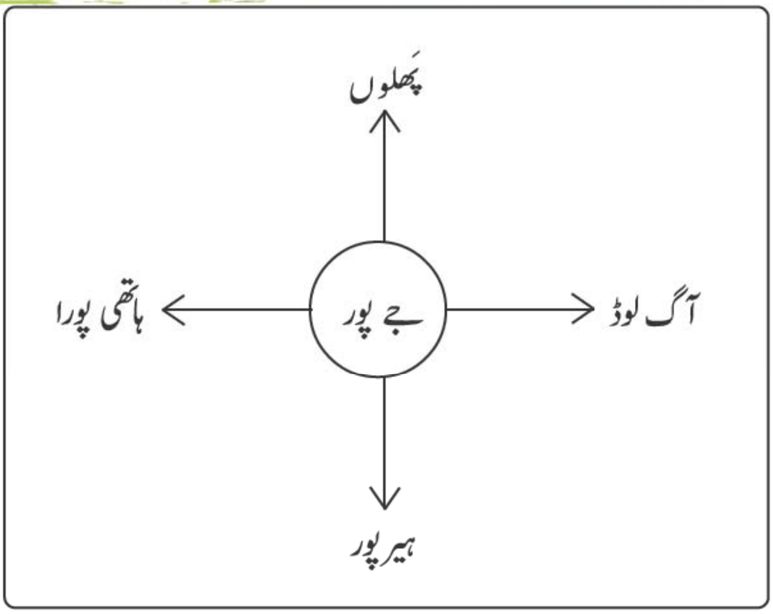

یہ روچن کا گاؤں ہے۔
روچن جے پور میں رہتی ہے۔
جے پور کے اطراف کے گاؤں کی تفصیل دی گئی ہے۔ اس تفصیل کو سامنے رکھتے ہوئے گفتگو کرو۔

سوچو اور کہو :

- آپ کے اطراف میں کون سے گاؤں آئے ہوئے ہیں ؟
- آپ کا گاؤں کس تعلقہ میں آیا ہوا ہے ؟

میرا نام ______ ہے۔
میں ______ میں رہتا ہوں۔
میرے گاؤں کے آس پاس نیچے بتائے گئے گاؤں آئے ہوئے ہیں۔

یاد کرو اور لکھو :

آس پاس کے گاؤں کے نام لکھو۔

آس پاس کے گاؤں کے متعلق ہم نے معلومات حاصل کی۔ گجرات میں فی الحال دوسو پچاس تعلقے آئے ہوئے ہیں۔ ہر ایک تعلقے میں مختلف گاؤں آئے ہوئے ہیں۔ کچھ گاؤں کو مِلا کر تعلقہ بنتا ہے۔ ہم اپنے تعلقے کے بارے میں تفصیل تیار کریں گے۔

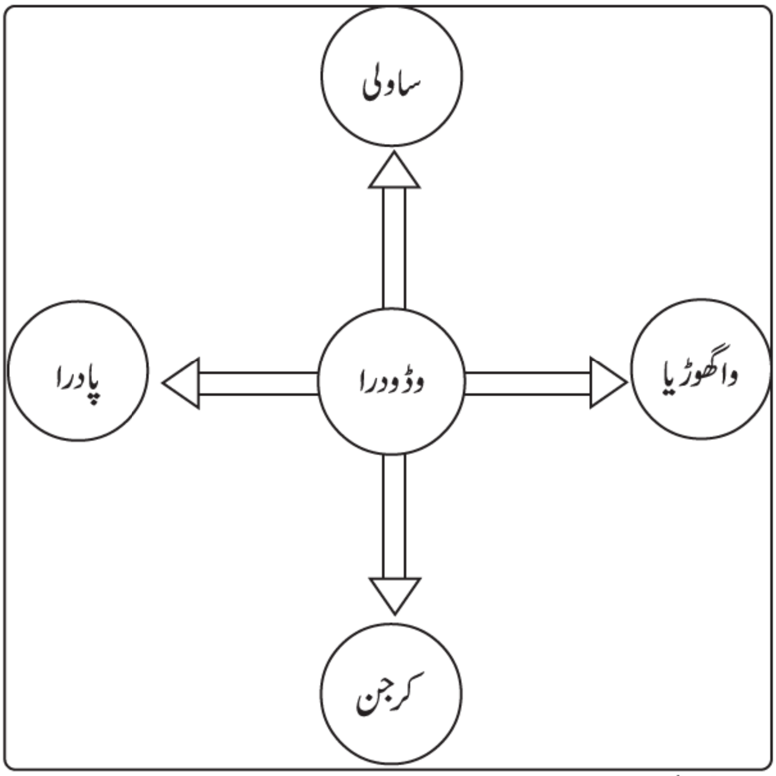

یہ رتن کے تعلّقے کی تفصیل ہے۔
یہاں وڈودرا ضلعے کے مختلف تعلقوں کی تفصیل دی گئی ہے۔ اس تفصیل کو سامنے رکھتے ہوئے گفتگو کرو۔

سوچو اور کہو :

- یہاں اور کون کون سے تعلقے آئے ہوئے ہیں۔
- تمہارا تعلقہ کس ضلع میں واقع ہے۔

میرے گاؤں کا نام [ ] ہے۔
میرا گاؤں [ ] تعلقے میں آیا ہوا ہے۔
میرے تعلقے کے آس پاس دوسرے تعلقے بھی آئے ہوئے ہیں۔

دیکھو اور لکھو :

آس پاس کے تعلقوں کے نام لکھو۔

اپنے آس پاس کئی گاؤں آئے ہوئے ہیں۔
مختلف گاؤں سے تعلقہ بنتا ہے۔
کچھ تعلقوں کو مِلا کر ضلع بنتا ہے۔ سبھی کا گاؤں، تعلقہ اور ضلع مختلف طریقوں سے اپنی ایک الگ پہچان رکھتے ہیں۔ اپنے تعلقے میں کیا کیا خصوصیات ہیں، اس کے بارے میں نوٹ کریں گے۔

سوچو اور لکھو :

آپ کے تعلقے کے بارے میں تفصیلات معلوم کرو اور لکھو۔

جانور			
سواری			
مذہبی مقامات			
قابلِ دید مقامات			

پڑھو اور کہو :

ہمارے آس پاس کے گاؤں ہمارے پڑوسی گاؤں کہلاتے ہیں۔ ہمارے تعلقے کے آس پاس کے تعلقے ہمارے پڑوسی تعلقے ہیں۔ کئی بار ہمارے پڑوس کا گاؤں بھی دوسرے تعلقے میں واقع ہو سکتا ہے۔ آس پاس کے گاؤں کی تفصیلات معلوم کرو۔

سوچو اور لکھو :

تعلقے کا نام	گاؤں کا نام	کون رہتا ہے ؟	کیا کام کرتے ہیں ؟
میگھرج	بانٹھی واڑا	بڑے بھائی	نوکری

ایسے دیگر تعلقے کے بارے میں تفصیلات معلوم کرو اور اپنے دوسرے دوستوں کو یہ باتیں بتاتے رہو۔

نوٹ

فن پیج - ١